چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات	مختصر حواشی	مکمل بامحاورہ ترجمہ	لفظ بہ لفظ ترجمہ

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
کَنزِ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

رُبَمَا

14

قیامت کے دن کفار کی مسلمان ہونے کی آرزو

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾

رُبَمَا	يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	كَانُوْا	مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ [1]
بہت	آرزو کریں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاش	وہ ہوتے	مسلمان

کافر بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ○

ہٹ دھرم کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہدایت

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ

ذَرْهُمْ	يَأْكُلُوْا	وَ	يَتَمَتَّعُوْا	وَ	يُلْهِهِمُ
تم چھوڑ دو انہیں	وہ کھائیں	اور	فائدے اٹھائیں	اور	غافل کئے رکھے انہیں

تم چھوڑ دو انہیں کہ کھائیں اور مزے اڑائیں اور امید انہیں غفلت میں

قوموں سے عذابِ الٰہی مؤخر ہونے کا سبب

الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا

الْاَمَلُ [2]	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾	وَ	مَاۤ اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ	اِلَّا
امید	تو عنقریب وہ جان لیں گے	اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی	مگر

ڈالے رکھے تو جلد وہ جان لیں گے ○ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی

وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ

وَ	لَهَا	كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾	مَا تَسْبِقُ
اور (اس حال میں کہ)	اس کے لئے	ایک معلوم (مدت) لکھی ہوئی (تھی)	آگے نہ بڑھے گا

اس کیلئے ایک مقرر مدت لکھی ہوئی ہے ○ کوئی گروہ

کفارِ مکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف جنون کی نسبت کرنا

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا

مِنْ اُمَّةٍ	اَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾	وَ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا
کوئی گروہ	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے ہٹیں گے	اور	(کافروں نے) کہا	اے

اپنی مدت سے نہ آگے بڑھے گا اور نہ پیچھے ہٹے گا ○ اور کافروں نے کہا: اے

1 ...... کفار کی یہ آرزوئیں نزع کے وقت عذاب دیکھ کر ہوں گی یا آخرت میں قیامت کے دن کی سختیاں، ہولناکیاں، اپنا دردناک انجام اور برا ٹھکانہ دیکھ کر ہوں گی یا جب گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکالا جارہا ہوگا تو اس وقت کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

2 ...... لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہوجانا ایماندار کی شان نہیں۔ لمبی امید کی حقیقت میں یہ دو چیزیں داخل ہیں: (1) دنیا کی حرص اور اس پر اوندھے منہ گر جانا۔ (2) دنیا سے محبت کرنا اور آخرت سے اعراض کرنا۔

الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌؕ۝٦ لَوْ مَا

الَّذِیْ	نُزِّلَ	عَلَیْهِ	الذِّكْرُ	اِنَّكَ	لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ (1)	لَوْ مَا
وہ شخص جو	نازل کیا گیا	اس پر	قرآن	بیشک تم	ضرور مجنون (ہو)	کیوں نہیں

وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو ○ اگر تم

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٧	مَا نُنَزِّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ
تم لاتے ہمارے پاس فرشتے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	ہم نہیں اتارتے	فرشتے

سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے؟ ○ ہم فرشتوں کو

اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ۝٨ اِنَّا

اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اِذًا	مُّنْظَرِیْنَ ۝٨	اِنَّا
مگر	حق کے ساتھ	اور (جب اتریں تو)	لوگ نہیں ہوتے	اس وقت	مہلت دیئے ہوئے	بیشک

حق فیصلے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور جب وہ اترتے ہیں تو لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی ○ بیشک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝٩

نَحْنُ	نَزَّلْنَا	الذِّكْرَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ (2)
ہم (نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم (ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ۝١٠ وَ

وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ۝١٠	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	تم سے پہلے	پہلے گروہوں، امتوں میں	اور

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے گزشتہ امتوں میں رسول بھیجے ○ اور

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کفار کا اعتراض اور اس کا جواب

حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری

کفار مکہ کے جاہلانہ تاثر پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی

1 ...... مشرکینِ مکہ، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عموماً لوگ جب کسی سے ایسا کلام سنتے ہیں جو ان کی عقل میں نہ آئے تو وہ اس قائل کو مجنون سمجھتے ہیں، یہی حال مکہ کے مشرکین کا تھا۔ 2 ...... قرآنِ کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (1) قرآنِ کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (2) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (3) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ كَذٰلِكَ

مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ (1)	كَذٰلِكَ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	ایسے ہی

ان کے پاس جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے ○ ایسے ہی

نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

نَسْلُكُهٗ	فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ (2)	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ
ہم داخل کرتے ہیں اس (ہنسی) کو	مجرموں کے دلوں میں	وہ ایمان نہیں لاتے	اس پر

ہم اس ہنسی کو ان مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں ○ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے

کفارِ مکہ کا انتہائی عناد اور ہٹ دھرمی

وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

وَ	قَدْ	خَلَتْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬	وَ	لَوْ	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اور (حالانکہ)	بیشک	گزر چکا	پہلوں کا طریقہ	اور	اگر	ہم کھول دیتے	ان پر (کیلئے)

حالانکہ پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے ○ اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں

بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭ لَقَالُوْٓا

بَابًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭	لَقَالُوْٓا
کوئی دروازہ	آسمان سے (میں)	پھر اس (دروازے) میں دن کے وقت چڑھ جاتے	(تو بھی) ضرور وہ کہتے

کوئی دروازہ کھول دیتے تاکہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاتے ○ جب بھی وہ یہی کہتے

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

ع ۱۵

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮ وَ

اِنَّمَا	سُكِّرَتْ	اَبْصَارُنَا	بَلْ	نَحْنُ	قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮	وَ
صرف	بند کر دی گئی ہیں	ہماری نگاہیں	بلکہ	ہم	جادو کا شکار لوگ (ہیں)	اور

کہ ہماری نگاہوں کو بند کر دیا گیا ہے بلکہ ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا ہوا ہے ○ اور

1...... ان آیات میں کفارِ مکہ کی جاہلانہ باتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی ہے کہ "آپ سے پہلے سابقہ امتوں میں ہم نے رسول بھیجے اور کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ کفار کی یہ روش سابقہ زمانوں سے چلی آ رہی ہے، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ بھی دیگر انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنی قوم کی اذیتوں پر صبر فرمائیں۔ 2...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طرح ہم نے سابقہ امتوں کے دلوں میں کفر، تکذیب اور استہزاء داخل کر دیا تھا ایسے ہی مکہ کے مشرکین کے دلوں میں بھی داخل کر دیا ہے۔

مردود شیطین سے آسمان کی حفاظت

لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا

لَقَدْ	جَعَلْنَا	فِی السَّمَآءِ	بُرُوْجًا	وَّ	زَیَّنّٰهَا
ضرور بیشک	ہم نے بنائے	آسمان میں	بہت سے برج	اور	آراستہ کیا اسے

بیشک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے

لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ

لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾	وَ	حَفِظْنٰهَا	مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾	اِلَّا	مَنِ
دیکھنے والوں کے لیے	اور	ہم نے حفاظت کی اس کی	ہر مردود شیطان سے	مگر	جو

آراستہ کیا ○ اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ○ البتہ جو

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی قدرتی نشانیاں

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ الْاَرْضَ

اسْتَرَقَ	السَّمْعَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	الْاَرْضَ
چوری چھپے چاہے	سننا	تو پیچھے پڑ جاتا ہے اس کے	ایک روشن شعلہ	اور	زمین

چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ پڑ جاتا ہے ○ اور ہم نے

مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا

مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَیْنَا	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	وَ	اَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا
ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈال دیئے	اس میں	(پہاڑوں کے) لنگر	اور	اگائی	اس میں

زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں لنگر ڈال دیئے اور اس میں ہر چیز ایک

مخلوق کے لیے معیشت کا انتظام

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ	مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ (2)	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِیْهَا
ہر چیز	اندازہ کی ہوئی	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

معین اندازے سے اگائی ○ اور تمہارے لیے اس میں

(1) ...... شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلے کی طرح روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔

(2) ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر چیز لوگوں کی ضروریات کے مطابق اندازے سے پیدا فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ مقدار جانتا ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور وہ اس سے نفع حاصل کر سکتے ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ لفظ ”مَوْزُوْنٍ“ حسن اور تناسب سے کنایہ ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے زمین میں ہر چیز مناسب اگائی، عقلِ سلیم رکھنے والا ہر شخص اسے بہترین اور مصلحت کے مطابق سمجھتا ہے۔

خزائنِ الٰہی اور نظامِ کائنات

مَعَايِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝٢٠ وَ اِنْ

مَعَايِشَ (1)	وَ	مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ	بِرٰزِقِيْنَ ۝٢٠ (2)	وَ	اِنْ
زندگی گزارنے کے سامان	اور	(وہ جاندار بنائے) جن کو تم نہیں ہو	رزق دینے والے	اور	نہیں

زندگی گزارنے کے سامان بنائے اور وہ جاندار بنائے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ○ اور ہمارے پاس

مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا

مِّنْ شَيْءٍ (3)	اِلَّا	عِنْدَنَا	خَزَآئِنُهٗ	وَ	مَا نُنَزِّلُهٗۤ	اِلَّا
کوئی چیز	مگر	ہمارے پاس	اس کے خزانے (ہیں)	اور	ہم نہیں اتارتے اسے	مگر

ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اسے ایک معلوم اندازے سے ہی

بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢١ وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا

بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢١	وَ	اَرْسَلْنَا	الرِّيٰحَ	لَوَاقِحَ	فَاَنْزَلْنَا
معلوم اندازے سے	اور	ہم نے بھیجیں	ہوائیں	بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی	تو نازل کیا

قدرتِ الٰہی کے دلائل: بارش اور مخلوق کی زندگی و موت

اتارتے ہیں ○ اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں تو ہم نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَ مَآ اَنْتُمْ لَهٗ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ	وَ	مَآ	اَنْتُمْ	لَهٗ
آسمان سے	پانی	پھر ہم نے پینے کو دیا تمہیں وہ پانی	اور	نہیں	تم	اس کو

آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم اس کے

بِخٰزِنِيْنَ ۝٢٢ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ

بِخٰزِنِيْنَ ۝٢٢	وَ	اِنَّا	لَنَحْنُ	نُحْيٖ	وَ	نُمِيْتُ	وَ
جمع کرکے رکھنے والے	اور	بیشک	ضرور ہم	زندہ کرتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور

خزانچی نہیں ہو ○ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور

1 ...... زندگی گزارنے کے سامان سے کھانے، پینے اور پہننے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی دنیاوی زندگی پوری ہونے تک انسان کو ضرورت ہے۔ 2 ...... ”جنہیں تم رزق نہیں دیتے“ میں اہل و عیال، لونڈی غلام، خدمت گار، چوپائے اور حشرات الارض داخل ہیں، ان کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ انہیں رزق دیتے ہیں، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اِنہیں اور اُنہیں سب کو رزق دیتا ہے لوگ صرف ذریعہ ہیں۔ 3 ...... اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت و اختیار ہے۔ آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی=

اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت و حکمت

نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ

نَحْنُ	الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَقْدِمِیْنَ (1)
ہم (ہی)	وارث (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	آگے بڑھنے والوں (کو)

ہم ہی وارث ہیں ○ اور بیشک ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی

مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

مِنْكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ (2)	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
تم میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	پیچھے رہنے والوں (کو)	اور	بیشک	تمہارا رب

جانتے ہیں اور بیشک ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں ○ اور بیشک تمہارا رب

ع ۲

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مٹی سے تخلیق

هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ ع وَ لَقَدْ خَلَقْنَا

هُوَ	یَحْشُرُهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
وہی	اٹھائے گا انہیں	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

ہی انہیں اٹھائے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

جن کی آگ سے تخلیق

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ج وَ الْجَآنَّ

الْاِنْسَانَ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾	وَ	الْجَآنَّ
انسان (کو)	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (تھی)	اور	جن

خشک بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو ایسے سیاہ گارے کی تھی جس سے بُو آتی تھی ○ اور ہم نے

فرشتوں کو تخلیقِ آدم کی خبر اور انہیں سجدہ کرنے کا حکم

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذْ قَالَ

خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ	مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذْ	قَالَ
ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھوئیں والی آگ سے	اور	جب	کہا

اس سے پہلے جن کو بغیر دھوئیں والی آگ سے پیدا کیا ○ اور یاد کرو جب

═ملک ہیں، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق معین مقدار کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

1 ...... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیا ہے، یا اس سے مراد سابقہ امتیں ہیں۔ 2 ...... ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہیں فرمایا، یا ان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ

رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اِنِّیْ	خَالِقٌۢ	بَشَرًا	مِّنْ صَلْصَالٍ
تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	آدمی	بجتی ہوئی خشک مٹی سے

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾	فَاِذَا	سَوَّیْتُهٗ	وَ	نَفَخْتُ
(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (ہے)	توجب	میں درست کرلوں اسے	اور	پھونک دوں

جو مٹی بدبودار سیاہ گارے کی ہے ○ توجب میں اسے ٹھیک کرلوں اور میں اپنی طرف کی

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِیْ	فَقَعُوْا	لَهٗ	سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾
اس میں	اپنی طرف کی ایک (خاص) روح	توتم گرجانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے

خاص معزز روح اس میں پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گرجانا ○

تمام فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا سجدے سے انکار

فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

فَسَجَدَ (1)	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	كُلُّهُمْ	اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
توسجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام	سبھی	سوائے	ابلیس (کے)

توجتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرگئے ○ سوائے ابلیس کے،

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس سے سوال اور اس کا جواب

اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ

اَبٰۤى	اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	لَكَ
اس نے انکار کر دیا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے	فرمایا	اے ابلیس	کیا ہوا	تجھے

اس نے سجدہ والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا ○ اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا

(1)...... فرشتوں کا یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے شخص کو سجدہ کرے، اگر کسی کا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر شوہر کا بڑا حق رکھا ہے۔ (ابن حبان، ۴/۱۸۳، الحدیث: ۴۱۵۰، الجزء السادس)

اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝٣٢ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

اَلَّا تَكُوْنَ	مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝٣٢	قَالَ	لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ	لِبَشَرٍ
کہ تو نہ ہوا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ	اس نے کہا	میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں	کسی انسان کو

کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا○ اس نے کہا: میرے لائق نہیں کہ میں کسی انسان کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝٣٣ قَالَ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝٣٣ (1)	قَالَ
تو نے بنایا اسے	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے سے (تھی)	فرمایا

جسے تو نے بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی○ اللہ نے فرمایا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝٣٤ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ

فَاخْرُجْ	مِنْهَا	فَاِنَّكَ	رَجِيْمٌ ۝٣٤	وَّ	اِنَّ	عَلَيْكَ	اللَّعْنَةَ
تو تو نکل جا	اس (جنت) سے	پس بیشک تو	مردود (ہے)	اور	بیشک	تجھ پر	لعنت (ہے)

تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے○ اور بیشک قیامت تک

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣٥ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣٥	قَالَ	رَبِّ	فَاَنْظِرْنِيْۤ
بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا	اے میرے رب	پس تو مہلت دیدے مجھے

تجھ پر لعنت ہے○ اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝٣٦ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝٣٧

اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ۝٣٦ (2)	قَالَ	فَاِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝٣٧
(اس) دن تک	(جب) لوگ اٹھائے جائیں	فرمایا	پس بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)

لوگ اٹھائے جائیں○ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو معین وقت کے دن تک

ابلیس مردود کو جنت سے نکالا گیا اور اس پر قیامت تک لعنت

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے مہلت ملنا

1...... اس کلام سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے افضل ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اصل مٹی ہے اور ابلیس کی اصل آگ ہے اور اس کے خیال میں آگ مٹی سے افضل ہے۔ وہ خبیث یہ بات بھول گیا تھا کہ افضل تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ فضیلت عطا کرے۔

2...... قیامت کے دن تک مہلت مانگنے سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا۔ اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ اس سے فرمایا: بیشک تو ان میں سے ہے جن کو اس معین وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے جس میں تمام مخلوق مر جائے گی اور وہ وقت پہلے نَفْخَہ کا ہے۔

ابلیس کے عزائم

اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ

اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾	قَالَ	رَبِّ	بِمَاۤ
معلوم وقت کے دن تک	عرض کی	اے میرے رب	(اس بات کی) قسم کہ

مہلت دی گئی ہے ○○[1] اس نے کہا: اے رب میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ

اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ

اَغْوَیْتَنِیْ	لَاُزَیِّنَنَّ	لَهُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ
تونے گمراہ کیا مجھے	ضرور میں خوشنما بنادوں گا (نافرمانی)	ان کے لئے	زمین میں	اور

تونے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور زمین میں لوگوں کیلئے (نافرمانی) خوشنما بنادوں گا اور

لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ لا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ	مِنْهُمُ
ضرور میں گمراہ کردوں گا ان سب کو	سوائے	تیرے (ان) بندوں (کے جو)	ان میں سے

میں ضرور ان سب کو گمراہ کردوں گا ○ سوائے اُن کے جو اِن میں سے

ابلیس کو جواب اور اس کے پیروکاروں کو جہنم کی وعید

الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ

الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ [2]	قَالَ	هٰذَا	صِرَاطٌ	عَلَیَّ	مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ [3]	اِنَّ
چنے ہوئے (ہیں)	فرمایا	یہ	راستہ	میری طرف (آتا ہے)	سیدھا	بیشک

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: یہ میری طرف آنے والا سیدھا راستہ ہے ○ بیشک

عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

عِبَادِیْ	لَیْسَ	لَكَ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنٌ	اِلَّا	مَنِ	اتَّبَعَكَ
میرے بندے	نہیں ہے	تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	مگر	جو	پیچھے چلیں تیرے

میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوائے ان گمراہوں کے

1 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 2 ...... یہاں تک ابلیس کا جو کلام مذکور ہوا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابلیس لوگوں کو جبری طور پر یا زبردستی اپنا پیروکار بنالے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ (اس کے بہکانے پر) لوگ خود اپنے اختیار سے اس کی پیروی کریں گے۔ 3 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ (1) یہ راستہ اپنے اوپر چلنے والے کو سیدھا چلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر چل کر وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (2) دلائل کے ساتھ لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ (3) اخلاص مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ ==

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَهَا

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿٤٢﴾	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾	لَهَا
گمراہوں میں سے	اور	بیشک	جہنم	ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ (ہے)	اس کے

جو تیرے پیچھے چلیں ○ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ○ اس کے

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ ع اِنَّ

ع ١٩ ٢ ٣

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ	لِكُلِّ بَابٍ	مِّنْهُمْ	جُزْءٌ	مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾	اِنَّ
سات دروازے (ہیں)	ہر دروازے کے لیے	ان میں سے	ایک حصہ	تقسیم کیا ہوا (ہے)	بیشک

سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ ؕ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

الْمُتَّقِيْنَ (1)	فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾	اُدْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ
پرہیز گار لوگ	باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	تم داخل ہو جاؤ ان میں	سلامتی کے ساتھ

متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ (حکم ہوگا) ان میں سلامتی کے ساتھ

اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا	فِيْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ (2)
امن و امان والے (ہو کر)	اور	ہم کھینچ لیں گے	جو	ان کے سینوں میں (ہوگا)	کینہ

امن و امان سے داخل ہو جاؤ ○ اور ہم ان کے سینوں میں موجود کینہ کھینچ لیں گے،

اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ

اِخْوَانًا	عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾	لَا يَمَسُّهُمْ
(وہ) آپس میں بھائی بھائی (ہوں گے)	تختوں پر	آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے)	نہ پہنچے گی انہیں

وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے ○ انہیں جنت میں

==(4) چنے ہوئے بندوں کا ابلیس کے بہکاوے سے بچ جانا وہ راستہ ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

1 ...... ہر قسم کے گناہوں سے بچنے والوں اور ان گناہگار مسلمانوں کے لئے یہ فضیلت ابتداءً ثابت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے یا کسی کی شفاعت وغیرہ کے صدقے ابتدا ہی سے بخش دے، بقیہ گناہگار مسلمانوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے وہ چاہے تو انہیں ایک مدت تک عذاب میں مبتلا کر دے یا انہیں عذاب ہی نہ دے، یا چاہے تو شفاعت کے صدقے انہیں بھی معاف کر دے۔ 2 ...... یعنی دنیا میں اگر ان ڈرنے والوں میں سے کسی==

اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اور عذاب کا بیان

فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ

فِيهَا	نَصَبٌ	وَّ	مَا	هُمْ	مِّنْهَا	بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾	نَبِّئْ
اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ	وہ	اس سے	نکالے جائیں گے	خبر دو

نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ○ میرے بندوں کو

عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَ اَنَّ

عِبَادِيْٓ	اَنِّيْٓ	اَنَا	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾	وَ	اَنَّ
میرے بندوں (کو)	(کہ) بیشک میں	میں (ہی)	بخشنے والا	مہربان (ہوں)	اور	بیشک

خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور بیشک

وقف لازم

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مہمان فرشتوں کا حال

عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾

عَذَابِيْ	هُوَ	الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ (1)	وَ	نَبِّئْهُمْ	عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾
میرا عذاب	وہی	دردناک عذاب (ہے)	اور	خبر دو انہیں	ابراہیم کے مہمانوں سے متعلق

میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے ○ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سناؤ ○

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا

اِذْ	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَقَالُوْا	سَلٰمًا	قَالَ	اِنَّا
جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو انہوں نے کہا	سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک ہم

جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے: "سلام" ابراہیم نے فرمایا: ہم

مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت اور اس کے بعد کا تفصیلی واقعہ

مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

مِنْكُمْ	وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ (2)	قَالُوْا	لَا تَوْجَلْ	اِنَّا	نُبَشِّرُكَ
تم سے	ڈر رہے ہیں	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈرو	بیشک	ہم بشارت دیتے ہیں آپ کو

تم سے ڈر رہے ہیں ○ انہوں نے عرض کیا: آپ نہ ڈریں، بیشک ہم آپ کو

=کے دل میں دوسرے کے بارے میں کچھ کینہ ہوگا تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں سے نکال دے گا اور اُن کے نفوس کو بغض، حسد، عناد اور عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کردے گا۔

(1)...... ان آیات سے معلوم ہوا کہ بندوں کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر گناہوں پر بے باک نہ ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر اس کی رحمت سے مایوس ہوں۔ (2)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مہمانوں سے خوف کھانے کی ایک وجہ=

بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤی اَنْ مَّسَّنِیَ

بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ (1)	قَالَ	اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ (2)	عَلٰۤی	اَنْ	مَّسَّنِیَ
ایک علم والے لڑکے کی	فرمایا	کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے	پر (اس کے باوجود)	کہ	پہنچ چکا مجھے

ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ○ فرمایا: کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵٤﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

الْكِبَرُ	فَبِمَ	تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵٤﴾	قَالُوْا	بَشَّرْنٰكَ
بڑھاپا	تو کس چیز کی	تم بشارت دے رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم نے بشارت دی آپ کو

پہنچ چکا ہے تو کس چیز کی بشارت دے رہے ہو؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپ کو

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ یَّقْنَطُ

بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُنْ	مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ (3)	قَالَ	وَ	مَنْ	یَّقْنَطُ
حق کے ساتھ، سچی	تو آپ نہ ہوں	ناامیدوں میں سے	فرمایا	اور	کون	ناامید ہوتا ہے

سچی بشارت دی ہے، آپ ناامید نہ ہوں ○ ابراہیم نے کہا: گمراہوں کے سوا

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ	اِلَّا	الضَّآلُّوْنَ ﴿۵٦﴾	قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَیُّهَا
اپنے رب کی رحمت سے	سوائے	گمراہوں (کے)	فرمایا	تو (ابھی) کیا (ہے)	تمہارا کام	اے

اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے؟ ○ فرمایا: اے فرشتو! تو تمہارا (ابھی آنے کا) کام

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۵۸﴾	اِلَّاۤ
بھیجے ہوئے (فرشتو!)	انہوں نے کہا	بیشک	ہم بھیجے گئے ہیں	ایک مجرم قوم کی طرف	سوائے

کیا ہے؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ سوائے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرشتوں سے سوال

فرشتوں کا جواب

= یہ تھی کہ وہ اجازت کے بغیر اور بے وقت آئے تھے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مہمانوں نے ان کا پیش کردہ بھنا ہوا بچھڑا کھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس دور میں مہمان کا کھانے سے انکار کر دینا دشمنی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

1 ...... فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ غیبی خبر اور بشارت دی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا اور وہ علم والا ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس مقبول بندے کو چاہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم بیٹا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ 2 ...... حضرت =

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاں آمد اور قوم پر عذاب کی خبر

رکوع ۴

اٰلَ لُوْطٍؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۵۹) اِلَّا امْرَاَتَهٗ

امْرَاَتَهٗ	اِلَّا	لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ (۵۹)(1)	اِنَّا	اٰلَ لُوْطٍ
اس کی بیوی (کے)	سوائے	ضرور ہم بچالیں گے ان سب کو	بیشک	لوط کے گھر والوں (کے)

لوط کے گھر والوں کے (کہ) بیشک ان سب کو ہم بچالیں گے ○ سوائے اس کی بیوی کے،

قَدَّرْنَاۤۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ۠(۶۰) فَلَمَّا جَآءَ

جَآءَ	فَلَمَّا	لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ (۶۰)	اِنَّهَا	قَدَّرْنَاۤ
آئے	توجب	ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے (ہے)	(کہ) بیشک وہ	ہم نے طے کرلیا ہے

ہم طے کرچکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ توجب

اٰلَ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلُوْنَۙ(۶۱) قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ(۶۲)

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ (۶۲)	اِنَّكُمْ	قَالَ	الْمُرْسَلُوْنَ (۶۱)	اٰلَ لُوْطِ
اجنبی لوگ (ہو)	بیشک تم	اس نے فرمایا	بھیجے ہوئے (فرشتے)	لوط کے گھر والوں (کے پاس)

لوط کے گھر والوں کے پاس فرشتے آئے ○ تولوط نے فرمایا: تم اجنبی لوگ ہو ○

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ(۶۳)

كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ (۶۳)	جِئْنٰكَ بِمَا	بَلْ	قَالُوْا
لوگ اس میں شک کرتے تھے	ہم لے کر آئے ہیں آپ کے پاس وہ (عذاب) جو	بلکہ	انہوں نے کہا

انہوں نے کہا: بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ○

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چند ہدایات

وَ اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ(۶۴) فَاَسْرِ

فَاَسْرِ	لَصٰدِقُوْنَ (۶۴)	اِنَّا	وَ	اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ	وَ
تو آپ رات کو لے جاؤ	ضرور سچے (ہیں)	بیشک ہم	اور	ہم آئے ہیں آپ کے پاس حق کے ساتھ	اور

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں ○ تو آپ رات کے

=ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ کلام بطورِ تعجب تھا اور یہ تعجب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر نہیں بلکہ عادت کے برخلاف کام ہونے پر تھا کہ عموماً بڑھاپے میں کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) 3...... اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوچکے تھے کیونکہ جب کسی کام سے بچنے کی تاکید کرنی ہو تو اس وقت بھی اس انداز میں کلام کیا جاتا ہے۔

1...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے محبوب بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں، جیسے عذاب سے بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، مگر=

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف قوم پر عذاب کی وحی

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا یَلْتَفِتْ

بِاَهْلِكَ	بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ	وَ	اتَّبِعْ	اَدْبَارَهُمْ	وَ	لَا یَلْتَفِتْ
اپنے گھر والوں کو	رات کے کسی حصے میں	اور	آپ چلنا	ان کے پیچھے	اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھے

کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے چلیں اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور تم لوگوں میں سے

مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

مِنْكُمْ	اَحَدٌ	وَّ	امْضُوْا	حَیْثُ	تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ
تم میں سے	کوئی ایک	اور	سیدھے چلتے جانا	جہاں (کا)	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور

کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور سیدھے چلتے رہو جہاں کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے ○ اور

قَضَیْنَاۤ اِلَیْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ

قَضَیْنَاۤ	اِلَیْهِ	ذٰلِكَ الْاَمْرَ	اَنَّ	دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ
ہم نے فیصلہ سنا دیا (وحی کر دی)	اس کی طرف	اس حکم (کی)	کہ	ان (کافروں) کی جڑ

ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح کے وقت

قوم کے آنے پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب

مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

مَقْطُوْعٌ	مُّصْبِحِیْنَ ﴿۶۶﴾	وَ	جَآءَ	اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ [1]
کٹ جائے گی	صبح ہوتے ہوئے	اور	آئے	شہر والے	خوشیاں مناتے ہوئے

ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ○ اور شہر والے خوشی خوشی آئے ○

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا

قَالَ	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	ضَیْفِیْ	فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ [2]	وَ	اتَّقُوا
(لوط نے) فرمایا	بیشک	یہ	میرے مہمان (ہیں)	تو تم شرمندہ نہ کرو مجھے	اور	ڈرو

لوط نے فرمایا: یہ میرے مہمان ہیں تو تم مجھے شرمندہ نہ کرو ○ اور اللہ سے

=فرشتوں نے کہا "ان سب کو ہم بچا لیں گے" لٰہذا مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالٰی کے حکم سے عذاب سے بچائیں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمیں دوزخ سے بچا لیں۔

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ شہرِ سدوم میں آباد تھے، انہوں نے جب حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سنی جو کہ فرشتے تھے تو یہ لوگ فاسد ارادے اور ناپاک نیت کے ساتھ خوشی خوشی آئے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کی عزت و احترام=

اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ

اللّٰهَ	وَ	لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ (1)	قَالُوْۤا	اَوَ لَمْ نَنْهَكَ
اللہ (سے)	اور	رسوانہ کرو مجھے	انہوں نے کہا	اور کیا ہم نے منع نہیں کیا تمہیں

ڈرو اور مجھے رسوانہ کرو ○ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں دوسروں کے معاملے میں

قوم کو نصیحت

عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیْۤ

عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۰﴾	قَالَ	هٰۤؤُلَآءِ	بَنٰتِیْۤ
دنیا جہان (کے معاملے میں دخل دینے) سے	(لوط نے) فرمایا	یہ (قوم کی عورتیں)	میری بیٹیاں (ہیں)

دخل دینے سے منع نہ کیا تھا؟ ○ فرمایا: یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں (تو ان سے نکاح کرلو)

جانِ حضور کی قسم کھا کر کفار کے حال کا بیان

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۷۱﴾ؕ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ

اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِیْنَ ﴿۷۱﴾	لَعَمْرُكَ	اِنَّهُمْ
(تو ان سے نکاح کرلو) اگر	تم ہو	کرنے والے	(اے حبیب) تمہاری جان کی قسم	بیشک وہ

اگر تمہیں کرنا ہے ○ اے حبیب! تمہاری جان کی قسم! بیشک وہ کافر

قوم لوط پر عذابِ الٰہی

لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ۙ فَجَعَلْنَا

لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّیْحَةُ	مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾	فَجَعَلْنَا
ضرور اپنے نشہ میں	بھٹک رہے ہیں	تو پکڑ لیا انہیں	چنگھاڑ (نے)	سورج نکلتے ہوئے	تو ہم نے کر دیا

یقیناً اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں ○ تو دن نکلتے ہی انہیں زوردار چیخ نے آپکڑا ○ تو ہم نے

عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً

عَالِیَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَیْهِمْ	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	ان (لوگوں) پر	پتھر

اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور ان پر کنکر کے

=اور خاطر تواضع کرنا انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے اگرچہ مہمان کوئی اجنبی ہو۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مہمان کے احترام میں میزبان کی عزت ہوتی ہے ایسے ہی مہمان کی بے عزتی میزبان کی رسوائی کا باعث ہوتی ہے، اس لئے اگر کسی مسلمان پڑوسی یا رشتہ دار کے ہاں کوئی مہمان آیا ہو تو دوسرے مسلمان کو چاہئے کہ وہ بھی اس کے مہمان کا احترام کرے تاکہ اس کی عزت و وقار قائم رہے اور مہمان کی بے عزتی کرنے یا کوئی ایسا کام کرنے سے بچے جس سے مہمان اپنی بے عزتی محسوس کرے تاکہ یہ چیز میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث نہ بنے۔

قومِ لوط کا حال وانجام نشانِ عبرت ہے

مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَ

وَ	لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾	لَاٰيٰتٍ	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾
اور	عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے	ضرور نشانیاں (ہیں)	اس میں	بیشک	کنکر سے (کے)

پتھر برسائے ○ بیشک اس میں غور کرکے عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ اور

اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾	لَبِسَبِيْلٍ	اِنَّهَا
اس میں	بیشک	(جواب تک) قائم (ہے)	ضرور (اس) راستے پر (ہیں)	بیشک وہ (بستیاں)

بیشک وہ بستیاں اس راستے پر ہیں جو اب تک قائم ہے ○ بیشک اس میں

اصحاب الایکہ کا اجمالی حال اور انجام

لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾	اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ (2)	كَانَ	اِنْ	وَ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ (1)	لَاٰيَةً
ضرور ظالم	گھنے جنگل والے	تھے	بیشک	اور	ایمان والوں کے لئے	ضرور نشانی (ہے)

ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور بیشک کثیر درختوں والی جگہ کے رہنے والے ضرور ظالم تھے ○

قومِ ثمود کا اجمالی حال اور انجام

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾ وَ

وقف لازم

وَ	لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾	اِنَّهُمَا	وَ	مِنْهُمْ	فَانْتَقَمْنَا
اور	ضرور صاف راستے پر (واقع ہیں)	بیشک وہ دونوں (بستیاں)	اور	ان سے	تو ہم نے انتقام لیا

تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں صاف راستے پر ہیں ○ اور

لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ

اٰتَيْنٰهُمْ	وَ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾	اَصْحٰبُ الْحِجْرِ (3)	كَذَّبَ	لَقَدْ
ہم نے دیں ان (حجر والوں) کو	اور	رسولوں (کو)	حجر والوں (نے)	جھٹلایا	ضرور بیشک

بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ اور ہم نے انہیں

(1)...... ایمان اور دین، عقل اور فراست اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہیں کیونکہ ان سے تقویٰ اور طہارت نصیب ہوتی ہے۔ بے عقل، غافل اور کافر ایسے واقعات کو اتفاقی یا آسمانی تاثیرات سے مانتا ہے جیسا کہ آج بھی دیکھا جارہا ہے، لیکن عقلمند مومن ان کو مخلوق کی بدعملی کا نتیجہ جان کر دل میں اللہ تعالٰی کا خوف پیدا کرتا ہے۔ (2)...... ان سے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ ''اَیْکَۃٌ'' گھنے جنگل کو کہتے ہیں اور ان لوگوں کا شہر چونکہ سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اس لئے انہیں گھنے جنگل والا فرمایا گیا۔ (3)...... ''حِجْر'' مدینۂ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قومِ ثمود رہتے تھے۔

کائنات کی تخلیق با مقصد اور قیامت کا وقوع یقینی ہے

اٰیٰتِنَا فَکَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ

اٰیٰتِنَا	فَكَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ
اپنی نشانیاں	تو وہ رہے	ان سے	منہ پھیرے ہوئے	اور	وہ تراش تراش کر بناتے تھے

اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ○ اور وہ بے خوف ہو کر پہاڑوں میں

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ

مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّیْحَةُ
پہاڑوں سے	گھر	بے خوف ہو کر	تو پکڑ لیا انہیں	زوردار چیخ (نے)

تراش تراش کر گھر بناتے تھے ○ تو انہیں صبح ہوتے زوردار چیخ نے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾	فَمَاۤ اَغْنٰی	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ (1)
صبح ہوتے ہوئے	تو کام نہ آیا	ان سے (کے)	جو	وہ کماتے تھے

پکڑ لیا ○ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ○

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا
اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمانوں	اور	زمین	اور	جو کچھ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ

بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	السَّاعَةَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	بیشک	قیامت

سب حق کے ساتھ بنایا اور بیشک قیامت

(1)...... حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیوں کے آثار عرب کی سرزمین میں آج بھی موجود ہیں اور وہاں وہ جگہ "مدائنِ صالح" کے نام سے معروف ہے، آج بھی لوگ ان آثار کو دیکھنے جاتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب مقامِ حِجر کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا "ظالموں کے مکانات میں روتے ہوئے داخل ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ (بخاری، ۲/۴۳۲، الحدیث: ۳۳۸۰)

اللہ تعالیٰ کی شانِ خالقیت اور علم

لَاٰتِیَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

لَاٰتِیَةٌ	فَاصْفَحِ	الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور آنے والی (ہے)	تو تم درگزر کرو	اچھی طرح درگزر کرنا	بیشک	تمہارا رب

آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو ○ بیشک تمہارا رب ہی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا

هُوَ	الْخَلّٰقُ	الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنٰكَ	سَبْعًا [1]
وہی	بہت پیدا کرنے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیں تجھے	سات (آیتیں)

بہت پیدا کرنے والا، جاننے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں

کفار کے مال کی طرف نظر نہ اٹھانے اور مومنین پر شفقت کی تاکید

مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

مِّنَ الْمَثَانِیْ	وَ	الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾	لَا تَمُدَّنَّ [2]
بار بار دہرائی جانے والی	اور	عظمت والا قرآن (دیا)	تم نہ اٹھاؤ، نہ پھیلاؤ

جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن (دیا) ○ تم اپنی نگاہ

عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا

عَیْنَیْكَ	اِلٰى	مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اَزْوَاجًا
اپنی آنکھیں	(اس) کی طرف	جس کے ذریعے ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	کئی جوڑوں، قسموں (کو)

اس مال و اسباب کی طرف نہ اٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو

مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ

مِّنْهُمْ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَیْهِمْ	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ
ان (کافروں) میں سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر	اور	جھکا کر رکھو	اپنے بازو (رحمت کے)

فائدہ اٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے

1 ...... سات آیتوں سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ فاتحہ کو مثانی یعنی بار بار دہرائے جانے والی کہنے کی مختلف وجوہات ہیں (1) سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ (2) یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی، پہلی بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں، اس لئے اسے مثانی یعنی بار بار نازل ہونے والی فرمایا گیا۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن حقیقت میں دنیا کے مال و متاع کی طرف نظر کرنے کی ممانعت امت کو ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو پہلے سے ہی اس بات سے محفوظ تھے۔

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کفار کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا

لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلۡ اِنِّيۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۹﴾ ج

لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾	وَ	قُلۡ	اِنِّيۡۤ	اَنَا	النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۹﴾
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	بیشک میں	میں (ہی)	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)

اپنے بازو بچھادو○ اور تم فرماؤ کہ میں ہی صاف ڈر سنانے والا ہوں○

كَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَ ﴿۹۰﴾ لا الَّذِيۡنَ جَعَلُوا

كَمَاۤ	اَنۡزَلۡنَا	عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَ ﴿۹۰﴾ (1)	الَّذِيۡنَ	جَعَلُوا
جیسا	ہم نے اتارا	تقسیم کرنے والوں پر	وہ لوگ جنہوں نے	کردیا

جیسا ہم نے تقسیم کرنے والوں پر اتارا○ جنہوں نے کلامِ الٰہی کے

اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا

الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۹۲﴾ لا

الۡقُرۡاٰنَ	عِضِيۡنَ ﴿۹۱﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۹۲﴾
قرآن (کو)	ٹکڑے ٹکڑے	تو تمہارے رب کی قسم	ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے

ٹکڑے ٹکڑے کردیئے○ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے○

ربع

اعلانیہ دعوتِ اسلام دینے کا حکم

عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ الربع فَاصۡدَعۡ بِمَا

عَمَّا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾	فَاصۡدَعۡ	بِمَا
(اُس) کے بارے میں جو	وہ عمل کرتے تھے	تو تم اعلانیہ کہہ دو	(وہ بات) جس کا

اُس کے بارے میں جو وہ کرتے تھے○ پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کا

کفار کے مقابلے میں کافی ہونے کا وعدۂ الٰہی

تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيۡنٰكَ

تُؤۡمَرُ	وَ	اَعۡرِضۡ	عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾	اِنَّا	كَفَيۡنٰكَ
تمہیں حکم دیا جارہا ہے	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	بیشک ہم	ہم کافی ہوں گے تجھے

آپ کو حکم دیا جارہا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو○ بیشک ان ہنسنے والوں کے مقابلے میں

(1)...... ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کے دو قول یہ ہیں: (1) ان سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں، کیونکہ انہوں نے قرآنِ پاک کو دو حصوں میں تقسیم کردیا یعنی قرآنِ کریم کا جو حصہ اُن کی کتابوں کے موافق تھا وہ اس پر ایمان لائے اور باقی کے منکر ہوگئے۔ (2) ان سے کفارِ قریش مراد ہیں، ان میں سے بعض کفار قرآن کو جادو، بعض کہانت اور بعض افسانہ کہتے تھے، اس طرح انہوں نے قرآنِ کریم کے بارے میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے۔

اَلْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ لا اَلَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ

اَلْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾	اَلَّذِيْنَ	يَجْعَلُوْنَ	مَعَ اللّٰهِ
مذاق اڑانے والوں (کے مقابلے میں)	وہ لوگ جو	ٹھہراتے ہیں	اللہ کے ساتھ

ہم تمہیں کافی ہوں گے ○ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود

اِلٰهًا اٰخَرَ ج فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ

اِلٰهًا اٰخَرَ	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾	وَ	لَقَدْ	نَعْلَمُ
دوسرا معبود	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں

ٹھہراتے ہیں تو عنقریب جان جائیں گے ○ اور بیشک ہمیں معلوم ہے

اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ لا

اَنَّكَ	يَضِيْقُ	صَدْرُكَ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾
کہ تم	تنگ ہوتا ہے	تمہارا سینہ، دل	(ان باتوں) سے جو	وہ (کافر) کہتے ہیں

کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ○

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ لا وَ

فَسَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	كُنْ	مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ (1)	وَ
تو تم پاکی بیان کرو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	ہو جاؤ	سجدہ کرنے والوں میں سے	اور

تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ○ اور

اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع

اعْبُدْ (2)	رَبَّكَ	حَتّٰى	يَاْتِيَكَ	الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾
عبادت کرتے رہو	اپنے رب (کی)	یہاں تک کہ	آجائے تمہیں	یقین (یعنی موت)

اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے ○

کفار کے طعن و استہزاء پر غمزدہ ہونے والے کا علاج

ع ٦

1 ...... غمگین شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے غم کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے اور اس کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ اس کا غم دور ہو جائے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری دم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں خود کو بے نیاز جانتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہیے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے۔

آیات:128 | رکوع:16

سُوْرَةُ النَّحل مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عذاب کے طلبگاروں کو وعید اور شانِ الٰہی

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی

اَتٰۤی	اَمۡرُ اللّٰہِ	فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ	سُبۡحٰنَہٗ	وَ	تَعٰلٰی
(قریب) آگیا	اللہ کا حکم	تو تم جلدی طلب نہ کرو اس کو	پاکی ہے اسے	اور	بلند و بالا ہے

اللہ کا حکم قریب آگیا تو تم اس کو جلدی طلب نہ کرو، (اللہ) ان کے شرک سے

وحی کے ساتھ فرشتوں کے نزول سے متعلق دستورِ الٰہی اور اس کا مقصد

عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱﴾ یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ

عَمَّا	یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱﴾	یُنَزِّلُ	الۡمَلٰٓئِکَۃَ (1)	بِالرُّوۡحِ (2)
(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں	اللہ اتارتا ہے	فرشتوں (کو)	روح (یعنی وحی) کے ساتھ

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّہٗ

مِنۡ اَمۡرِہٖ	عَلٰی مَنۡ	یَّشَآءُ	مِنۡ عِبَادِہٖۤ	اَنۡ	اَنۡذِرُوۡۤا	اَنَّہٗ
اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	کہ

اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ

1 ...... یہاں ملائکہ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، ان کی تعظیم کے لئے جمع کا صیغہ "اَلْمَلٰٓئِکَۃَ" ذکر فرمایا گیا ہے۔

2 ...... یہاں روح سے مراد وحی ہے۔ وحی کو روح اس لئے فرمایا گیا کہ جس طرح روح کے ذریعے جسم زندہ ہوتا ہے اور روح نہ ہو تو جسم مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح وحی کے ذریعے دل زندہ ہوتا ہے اور اسی سے ابدی سعادت کا پتا چلتا ہے اور جو دل وحی سے دور ہو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔

آسمان و زمین کی تخلیق بامقصد ہونے اور شانِ الٰہی کا بیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

لَآ	اِلٰهَ	اِلَّآ	اَنَا	فَاتَّقُوْنِ ۝۲	خَلَقَ (1)	السَّمٰوٰتِ	وَ
نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم ڈرو مجھ سے	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو ۝ اس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۝۳
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ بلند و بالا ہے	(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں

زمین کو حق کے ساتھ بنایا۔ وہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ۝

انسان کی پیدائش اور اس کی ناشکری کا ذکر

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۴

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ (2)	مِنْ نُّطْفَةٍ	فَاِذَا	هُوَ	خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۴
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	منی سے	پھر جبھی	وہ	کھلم کھلا جھگڑنے والا (بن گیا)

اس نے انسان کو منی سے پیدا کیا پھر جبھی وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا بن گیا ۝

مویشیوں اور دیگر جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ

وَ	الْاَنْعَامَ	خَلَقَهَا	لَكُمْ	فِيْهَا	دِفْءٌ	وَّ	مَنَافِعُ
اور	چوپائے	اس نے پیدا کیا انہیں	تمہارے لیے	ان میں	گرم لباس	اور	بہت سے منافع (ہیں)

اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں

وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۵ وَ لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ

وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ۝۵	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	جَمَالٌ
اور	ان سے	تم (غذا بھی) کھاتے ہو	اور	تمہارے لئے	ان میں	زینت (ہے)

اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو ۝ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے

1...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، وحدانیت اور اپنے معبود ہونے پر بطورِ دلیل ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جنہیں پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں۔ 2...... اُبی بن خلف مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا، ایک مرتبہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہنے لگا آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا! اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضو اور شکل رکھتی بھی ہے، اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے، یہ دیکھ کر==

حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۪﴿۶﴾ وَ

حِيۡنَ	تُرِيۡحُوۡنَ	وَ	حِيۡنَ	تَسۡرَحُوۡنَ ﴿۶﴾	وَ
جب	شام کے وقت واپس لاتے ہو (انہیں)	اور	جب	(صبح کے وقت) چرنے کیلئے چھوڑتے ہو	اور

جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے چھوڑتے ہو ○ اور

تَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا

تَحۡمِلُ (1)	اَثۡقَالَكُمۡ	اِلٰى بَلَدٍ	لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا	بٰلِغِيۡهِ	اِلَّا
وہ (جانور) اٹھاتا ہے	تمہارے بوجھ	(اس) شہر تک	تم نہیں ہو	اس تک پہنچنے والے	مگر

وہ جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر

بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ﴿۷﴾ وَّالۡخَيۡلَ

بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ	اِنَّ	رَبَّكُمۡ	لَرَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿۷﴾	وَّ	الۡخَيۡلَ
جانوں کی مشقت کے ساتھ	بیشک	تمہارا رب	ضرور نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	اور	گھوڑے

نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ○ اور (اس نے) گھوڑے

وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ

وَ	الۡبِغَالَ	وَ	الۡحَمِيۡرَ	لِتَرۡكَبُوۡهَا	وَ	زِيۡنَةً
اور	خچر	اور	گدھے (پیدا کئے)	تاکہ تم سوار ہو ان پر	اور	زینت (کے لئے پیدا کئے)

اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے

وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾ وَعَلَى اللّٰهِ

وَ	يَخۡلُقُ	مَا	لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾ (2)	وَ	عَلَى اللّٰهِ
اور	وہ پیدا کرے گا	(ایسی چیزیں) جو	تم نہیں جانتے	اور	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر (ہے)

اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں ○ اور درمیان کا سیدھا راستہ (دکھانا)

سب لوگوں کو ہدایت نصیب نہ ہوگی

=بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ جانوروں پر سواری کرنا اور ان پر سامان لادنا جائز ہے البتہ جتنی ان میں بوجھ برداشت کرنے کی قوت ہو اسی حساب سے ان پر سامان لادا جائے۔ (2)......اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے فائدے، راحت و آرام اور آسائش کے کام آتی ہیں اور وہ اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ بحری جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز اور اس طرح کی ہزاروں، لاکھوں سائنسی=

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: بارش کا پانی اور اس کے منافع

ع

قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ

قَصْدُ السَّبِيْلِ (1)	وَ	مِنْهَا	جَآئِرٌ	وَ	لَوْ	شَآءَ
درمیانہ راستہ (دکھانا)	اور	ان میں سے	ٹیڑھا (راستہ بھی ہے)	اور	اگر	وہ چاہتا

اللہ کے ذمۂ کرم پر ہی ہے اور ان راستوں میں سے کوئی ٹیڑھا راستہ بھی ہے اور اگر وہ چاہتا

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ (2)	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
(تو) ضرور ہدایت دیدیتا تم سب کو	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا،

لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ

لَّكُمْ	مِّنْهُ	شَرَابٌ	وَّ	مِنْهُ	شَجَرٌ	فِيْهِ
تمہارے لئے	اس سے	پینا (ہے)	اور	اسی سے	درخت (اگتے ہیں)	اس میں

اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اگتے) ہیں جن سے

تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَ

تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾	يُنْۢبِتُ	لَكُمْ	بِهِ	الزَّرْعَ	وَ	الزَّيْتُوْنَ	وَ
تم (جانور) چراتے ہو	وہ اگاتا ہے	تمہارے لیے	اس (پانی) سے	کھیتی	اور	زیتون	اور

تم (جانور) چراتے ہو ○ اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور

النَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

النَّخِيْلَ	وَ	الْاَعْنَابَ	وَ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
کھجور	اور	انگور	اور	تمام پھلوں سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں

= ایجادات۔ اور ابھی آئندہ زمانے میں نہ جانے کیا کیا ایجاد ہوگا لیکن جو بھی ایجاد ہوگا وہ اس آیت میں داخل ہوگا۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر سیدھے راستے کو بیان کرنا اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہوا ہے، یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔

2 ...... یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستے تک پہنچا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے یہ بات جانتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت میں جانے کے قابل ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جہنم میں جانے کے لائق ہیں، لہٰذا سب کو ہدایت نصیب نہ ہوگی۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ

لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّيْلَ	وَ
(ان)لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے لیے	رات	اور

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اس نے تمہارے لیے رات اور

النَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

النَّهَارَ	وَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ	النُّجُوْمُ	مُسَخَّرٰتٌ	بِاَمْرِهٖ
دن	اور	سورج	اور	چاند(کو)	اور	ستارے	پابند(ہیں)	اسی کے حکم کے

دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا اور ستارے (بھی) اسی کے حکم کے پابند ہیں۔

زمین کی پیداوار میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ ۙ وَ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ (1)	وَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں(ہیں)	(ان)لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور

بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ

مَا	ذَرَاَ	لَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	مُخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ
(انہیں کام میں لگا دیا)جو	اس نے پیدا کیا	تمہارے لیے	زمین میں	مختلف(ہیں)	ان کے رنگ

(اس نے تمہارے کام میں لگا دیں) وہ مختلف رنگوں والی چیزیں جو اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیں۔

سمندر کی تسخیر اور اس کے فوائد و مقاصد

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾	وَ	هُوَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانی(ہے)	(ان)لوگوں کے لئے	جو نصیحت مانتے ہیں	اور	وہی(ہے)

بیشک اس میں نصیحت ماننے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور وہی ہے

(1)...... اس آیت سے یہ تین چیزیں معلوم ہوئیں، (1) ہر ذرہ معرفتِ الٰہی کا خزانہ ہے، لیکن اس کیلئے صحیح عقل کی ضرورت ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عقل اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پہچانے جبکہ جو عقل اس کی معرفت تک نہ پہنچائے وہ بے عقلی ہے۔ (3) علمِ طب، ریاضی و فلکیات وغیرہ بہت عمدہ و اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مدد ملتی ہے۔

الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ

الَّذِیْ	سَخَّرَ	الْبَحْرَ (1)	لِتَاْكُلُوْا	مِنْهُ	لَحْمًا طَرِیًّا (2)	وَّ
جس نے	قابو میں دے دیا	دریا، سمندر	تاکہ تم کھاؤ	اس سے	تازہ گوشت	اور

جس نے سمندر تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور

تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ

تَسْتَخْرِجُوْا	مِنْهُ	حِلْیَةً (3)	تَلْبَسُوْنَهَا	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ
تم نکالو	اس سے	زیور	تم پہنتے ہو اسے	اور	تم دیکھتے ہو	کشتیاں

تم اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو

مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ

مَوَاخِرَ	فِیْهِ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں	اس میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم

کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	اَلْقٰى	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
شکر ادا کرو	اور	اس نے ڈالے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ	حرکت (نہ) کرتی رہے

شکر ادا کرو○ اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر

انسانوں کیلئے زمینی نعمتیں

بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ۙ وَ

بِكُمْ	وَ	اَنْهٰرًا	وَّ	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
تمہارے ساتھ	اور	نہریں	اور	راستے (بنائے)	تاکہ تم	راستہ پالو	اور

حرکت نہ کرتی رہے اور اس نے نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم راستہ پالو○ اور

(1)...... سمندر کی تسخیر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمندر سے نفع اٹھانے کی قدرت عطا کر دی ہے، وہ کشتیوں اور بحری جہازوں کے ذریعے اس میں سفر کرسکتے ہیں، غوطے لگا کر اس کی تہہ میں پہنچ سکتے ہیں اور اس میں سے شکار کرسکتے ہیں۔ (2)...... اس سے مراد مچھلی ہے۔ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ (3)...... زیور سے مراد گوہر و مرجان ہیں اور پہننے سے مراد عورتوں کا پہننا ہے کیونکہ زیور عورتوں کی زینت ہے اور چونکہ عورتوں کا زیوروں کے ذریعے سجنا سنورنا مردوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے گویا کہ یہ مردوں کی زینت اور لباس ہے۔

بتوں کے پجاریوں کو نصیحت

عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ

عَلٰمٰتٍ	وَ	بِالنَّجْمِ	هُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	یَّخْلُقُ
کئی نشانیاں (بنائیں)	اور	ستاروں سے	وہ	راستہ پالیتے ہیں	تو کیا جو	پیدا کرتا ہے

(راستوں کیلئے) کئی نشانیاں بنائیں اور لوگ ستاروں سے راستہ پالیتے ہیں ○ تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تَعُدُّوْا

كَمَنْ	لَّا یَخْلُقُ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اِنْ	تَعُدُّوْا
(وہ اس) جیسا (ہوگا) جو	پیدا نہیں کرسکتا	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	اگر	تم گنو

وہ اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں بناسکتا؟ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں

اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سے باخبر ہے

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ

نِعْمَةَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾	وَ
اللہ کی نعمت	تم شمار نہیں کرسکوگے اسے	بیشک	اللہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

گنو تو انہیں شمار نہیں کرسکوگے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

بتوں کی حقیقت

اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِیْنَ

اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	وہ لوگ جو

اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ○ اور اللہ کے سوا

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ

یَدْعُوْنَ (2)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَخْلُقُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ	هُمْ
عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	وہ پیدا نہیں کرتے	کوئی چیز	اور (بلکہ)	وہ (خود)

جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ تو خود

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ظاہری و باطنی اعمال جانتا ہے، اس میں ہر اس شخص کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے جو لوگوں سے چھپ کر برے اعمال کرتا ہے اور اپنا برا عمل لوگوں پر ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ وہ اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جو اس کی تنہائیوں اور خلوتوں کے اعمال بھی جانتا ہے۔ 2 ...... مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس آیت میں مذکور لفظ "یَدْعُوْنَ" کا معنی "یَعْبُدُوْنَ" یعنی عبادت کرنا لکھا ہے اور قرآنِ پاک میں لفظ "دعا" عبادت کے معنی میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔

يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ

يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾	اَمْوَاتٌ (1)	غَيْرُ اَحْيَآءٍ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ	اَيَّانَ
بنائے جاتے ہیں	بے جان (ہیں)	زندہ نہیں (ہیں)	اور	وہ خبر نہیں رکھتے	کب

بنائے جاتے ہیں ○ بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب

آخرت کے منکروں کا حال

ع ۲ ۸

يُبْعَثُوْنَ ﴿۲١﴾ ع اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۲١﴾	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (2)	فَالَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
انہیں اٹھایا جائے گا	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

اٹھائے جائیں گے ○ تمہارا معبود ایک معبود ہے تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

تکبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ

قُلُوْبُهُمْ	مُّنْكِرَةٌ	وَّ	هُمْ	مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّ	اللّٰهَ
ان کے دل	منکر (ہیں)	اور	وہ	تکبر کرنے والے (ہیں)	حقیقت یہ ہے	کہ	اللہ

ان کے دل منکر ہیں اور وہ متکبر ہیں ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ مغروروں کو

قرآنِ مجید سے متعلق کفارِ مکہ کا طرزِ عمل

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	مَّاذَآ	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ
تکبر کرنے والوں (کو)	اور	جب	کہا جائے	ان سے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)

پسند نہیں فرماتا ○ اور جب ان سے کہا جائے: تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟

1 ...... تمام مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ ان سے مراد بت ہیں، کسی بھی مستند مفسر نے ان آیات کا مصداق انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم کو قرار نہیں دیا۔ 2 ...... یہاں آیات میں نہایت نفیس ترتیب ہے کہ پہلے کثرت کے ساتھ دلائل کو بیان کیا گیا اور اب ان سب دلائل کا اہم ترین نتیجہ توحیدِ باری تعالیٰ کی صورت میں بیان فرمایا گیا اور دلائل و نتیجہ میں بھی کس قدر عمدہ کلام فرمایا گیا کہ کوئی منطق کی باریکیاں اور فلسفے کی موشگافیاں نہیں بلکہ انتہائی عام فہم انداز میں فطرتِ انسانی کے قریب ترین دلائل کو جمع کرتے ہوئے بات کو سمجھا دیا گیا۔ یہی وہ قرآنی اسلوب ہے جو دل و=

قرآن کریم کو جھوٹی کہانیاں کہنے والوں کا انجام

قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَۙ(۲۴) لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

قَالُوْۤا	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۲۴	لِیَحْمِلُوْۤا	اَوْزَارَهُمْ	كَامِلَةً
(تو) کہتے ہیں	(وہ) پہلے لوگوں کی داستانیں (ہیں)	اس لئے کہ وہ اٹھائیں	اپنے بوجھ	پورے

تو کہتے ہیں: پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍؕ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	مِنْ اَوْزَارِ (1)	الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ	بِغَیْرِ عِلْمٍ
قیامت کے دن	اور	کچھ بوجھ	ان لوگوں کے جنہیں وہ گمراہ کررہے ہیں	علم کے بغیر

اور کچھ ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کررہے ہیں۔

ع ۹

سابقہ نافرمانوں کا انجام

اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ۠(۲۵) قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ

اَلَا	سَآءَ	مَا	یَزِرُوْنَ ۲۵	قَدْ	مَكَرَ (2)	الَّذِیْنَ
سن لو	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ بوجھ اٹھاتے ہیں	بیشک	فریب کیا	ان لوگوں نے جو

سن لو! یہ کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں ○ بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَاَتَى	اللّٰهُ	بُنْیَانَهُمْ	مِّنَ الْقَوَاعِدِ	فَخَرَّ	عَلَیْهِمُ
ان سے پہلے (تھے)	تو لیا	اللہ (نے)	ان کی تعمیر (کو)	بنیادوں سے	تو گر پڑی	ان پر

مکروفریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی تعمیر کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا اور اوپر سے ان پر

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ(۲۶)

السَّقْفُ	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	اَتٰىهُمُ	الْعَذَابُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَشْعُرُوْنَ ۲۶
چھت	ان کے اوپر سے	اور	آیا ان پر	عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہیں تھی

چھت گر پڑی اور ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں تھی ○

=دماغ کو تسخیر کردینے والا ہے۔

1...... اس سے معلوم ہوا کہ قوم کا امیر، سردار یا رہنما جو برا طریقہ ایجاد کرے اور لوگ اس کی پیروی کریں تو اسے برا طریقہ ایجاد کرنے کا گناہ بھی ہوگا اور جو لوگ اس برے طریقے پر عمل کریں گے ان کے گناہ کے برابر ایجاد کرنے والے کو بھی گناہ ہوگا۔ 2...... اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جو اپنے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکروفریب کرتے تھے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلی اُمتوں نے اپنے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکر=

قیامت کے دن کفار و مشرکین کی رسوائی

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُخْزِيْهِمْ	وَ	يَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيَ
پھر	قیامت کے دن	وہ رسوا کرے گا انہیں	اور	فرمائے گا	کہاں (ہیں)	میرے شریک

پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ	فِيْهِمْ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (1)
وہ جو	تم جھگڑتے تھے	ان کے بارے میں	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟ علم والے کہیں گے:

موت کے وقت کفار کا حال

اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ۙ الَّذِيْنَ

اِنَّ	الْخِزْيَ	الْيَوْمَ	وَ	السُّوْٓءَ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾	الَّذِيْنَ
بیشک	ساری رسوائی	آج	اور	برائی	کافروں پر (ہے)	وہ لوگ جو

بیشک آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے ○ فرشتے ان کافروں کی جان

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ظَالِمِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا

تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	ظَالِمِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	فَاَلْقَوُا
جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	(اور وہ مرنے والے) اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (ہیں)	تو وہ پیش کریں گے

اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو وہ صلح کی بات

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

السَّلَمَ	مَا كُنَّا نَعْمَلُ	مِنْ سُوْٓءٍ	بَلٰۤى	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌۢ
صلح	(کہ) ہم نہیں کیا کرتے تھے	کوئی برائی	کیوں نہیں	بیشک	اللہ	خوب جانتا (ہے)

پیش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ

=کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود اُنہیں کے منصوبوں میں ہلاک کر دیا اور اُن کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔

1 ...... حالتِ کفر میں مرنے والے یہ لوگ جب قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو خوف کی شدت سے اپنے دنیاوی طرزِ عمل کے برخلاف اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی شرک نہیں کیا کرتے تھے، یوں وہ اپنے کفر و سرکشی سے مکر جائیں گے۔ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ=

متکبر کفار کا ابدی ٹھکانہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	فَادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے تھے	تو تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں

قرآن مجید سے متعلق اہلِ ایمان کا طرزِ عمل اور نیک لوگوں کا صلہ

فِیْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ

فِیْهَا	فَلَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قِیْلَ	لِلَّذِیْنَ
اس میں	تو ضرور کتنا برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	کہا جائے	ان لوگوں سے جو

رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور متقی لوگوں سے

اتَّقَوْا مَاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَیْرًا ؕ

اتَّقَوْا	مَاذَاۤ	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ	قَالُوْا	خَیْرًا[1]
پرہیز گار ہوئے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بھلائی

کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟ تو کہتے ہیں: بھلائی نازل فرمائی۔

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	حَسَنَةٌ	وَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	نیکی کی، بھلائی کی	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)	اور

جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی، ان کے لیے بھلائی ہے اور

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ لا

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	وَ	لَنِعْمَ	دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾
ضرور آخرت کا گھر	سب سے بہتر (ہے)	اور	ضرور کیا ہی اچھا ہے	پرہیز گاروں کا گھر

بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور بیشک پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی اچھا ہے ○

═السَّلَام اور علماء ان کا رد کرتے ہوئے کہیں گے ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے وہ تمہیں ان کی سزا دے گا، لہٰذا تمہارے انکار کا کوئی فائدہ نہیں۔

(1)..... عرب کے قبائل حج کے دنوں میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حال کی تحقیق کے لئے مکۂ مکرمہ قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکۂ مکرمہ پہنچتے تو شہر کے داخلی راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے جو انہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں مختلف باتیں کر کے بہکاتے اور جب وہ═

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	یَّدْخُلُوْنَهَا	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں،

لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَؕ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ

لَهُمْ	فِیْهَا	مَا	یَشَآءُوْنَ	كَذٰلِكَ	یَجْزِیْ	اللّٰهُ
ان کے لئے	ان (باغوں) میں	(وہ ہوگا) جو	وہ چاہیں گے	ایسا ہی	صلہ دیتا ہے	اللہ

ان کیلئے ان باغوں میں وہ تمام چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ اللہ پرہیزگاروں کو ایسا ہی

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ طَیِّبِیْنَۙ

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾	الَّذِیْنَ	تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	طَیِّبِیْنَ
پرہیزگاروں (کو)	وہ لوگ جو	جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	پاکیزگی کی حالت میں

صلہ دیتا ہے ○ فرشتے ان کی جان پاکیزگی کی حالت میں نکالتے ہوئے

موت کے وقت پرہیزگاروں کے ساتھ فرشتوں کا طرزِ عمل

یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

یَقُوْلُوْنَ	سَلٰمٌ	عَلَیْكُمُ	ادْخُلُوا	الْجَنَّةَ	بِمَا
(فرشتے) کہتے ہیں	سلامتی (ہو)	تم پر	تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	(اس کے) بدلے جو

کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو، تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِیَهُمُ
تم عمل کرتے تھے	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	سوائے	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس

داخل ہو جاؤ ○ یہ کافر اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنے کی دعوت

= صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ملتے تو وہ انہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالات، کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا کفار کا طریقہ جبکہ عظمت و شان بیان کرنا صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا طریقہ ہے۔

(1) ...... آخرت میں یا روح نکلتے وقت پرہیزگاروں سے کہا جائے گا کہ تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نوٹ: اس آیت اور اس جیسی وہ =

الْمَلٰٓىٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ

الْمَلٰٓىٕكَةُ	اَوْ	یَاْتِیَ	اَمْرُ رَبِّكَ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ
فرشتے	یا	آجائے	تمہارے رب کا حکم (یعنی عذاب)	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو

فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا عذاب آجائے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنْ
ان سے پہلے (تھے)	اور	ظلم نہیں کیا ان پر	اللہ (نے)	اور	لیکن

ایسے ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾	فَاَصَابَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا (1)	وَ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	تو پہنچی انہیں	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ تو ان کے اعمال کی برائیاں ان پر آپڑیں اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
گھیر لیا	ان کو	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	کہنے لگے	وہ لوگ جنہوں نے

جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا ○ اور مشرک کہنے لگے:

مشیتِ الٰہی کو اپنے اعمال کی دلیل بنانے والوں کی مذمت

ع ۴

اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ

اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ (2)	اللّٰهُ	مَا عَبَدْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ	مِنْ شَیْءٍ
شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم عبادت نہ کرتے	اس کے سوا	کسی چیز (کی)

اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اللہ کے سوا

= تمام آیات جن میں اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے ان کا معنی یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کئے ہوئے نیک اعمال کی وجہ سے بندہ اس وقت جنت میں جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان اعمال کو قبول فرمائے گا محض نیک عمل کر لینے سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ جنت میں داخلے کا سببِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔

1 ...... یعنی انہوں نے اپنے خبیث اعمال کی سزا پائی اور جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان پر نازل ہو گیا۔ 2 ...... اِس آیت میں اور اِس سے اگلی آیت میں =

نَحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

نَحْنُ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ
ہم	اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	اس کے (حکم کے) بغیر

کسی اور کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے (حکم کے) بغیر ہم کسی چیز کو

مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ

مِنْ شَیْءٍ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَهَلْ
کوئی چیز	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو کیا (یعنی نہیں)

حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ

عَلَى الرُّسُلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۵﴾	وَ	لَقَدْ	بَعَثْنَا (1)	فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ (2)
رسولوں پر	مگر	صاف پہنچادینا	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	ہر امت میں

رسولوں پر تو صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی لازم ہے ○ اور بیشک ہر امت میں ہم نے

رَسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

رَسُوْلًا	اَنِ اعْبُدُوْا	اللّٰهَ	وَاجْتَنِبُوْا	الطَّاغُوْتَ
ایک رسول	کہ (اے لوگو) تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور بچو	سرکش (شیطان سے)

ایک رسول بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	هَدٰی	اللّٰهُ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

تو ان میں کسی کو اللہ نے ہدایت دیدی اور کسی پر

رسولوں کی دعوت اور اُمتوں کا حال

= کفار کی اس جہالت کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے کہ مشیتِ الٰہی کو تو کفار اپنی حرکتوں کی دلیل بنا رہے ہیں لیکن حکمِ الٰہی کی ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ ہمارے زمانے میں بعض مسلمان بھی اپنے برے افعال کی یہی دلیل دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو میں یہ گناہ، فلاں جرم اور وہ معصیت نہ کرتا، اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس میں میرا قصور ہی کیا ہے، یہ لوگ خود ہی غور کرلیں کہ ان کا طرزِ عمل کن سے مل رہا ہے؟

1 ...... یعنی جس طرح ہم نے تم میں محمد مصطفٰی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھیجا اسی طرح ہر اُمت میں ہم نے ایک رسول بھیجا اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی =

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے مقامات دیکھنے کی ہدایت

حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُؕ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ

حَقَّتْ	عَلَیْهِ	الضَّلٰلَةُ(1)	فَسِیْرُوْا	فِی الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ
ثابت ہوگئی	اس پر	گمراہی	تو چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

گمراہی ثابت ہوگئی تو تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا

گمراہوں سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٣٦﴾	اِنْ	تَحْرِصْ	عَلٰى هُدٰىهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
جھٹلانے والوں کا انجام	اگر	تم حرص کرتے ہو	ان کی ہدایت پر	تو بیشک	اللہ

کیسا انجام ہوا؟ ○ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرتے ہو تو بیشک اللہ

منکرین کا انکارِ آخرت میں غلو اور انہیں جواب

لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿٣٧﴾ وَ

لَا یَهْدِیْ	مَنْ	یُّضِلُّ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿٣٧﴾	وَ
ہدایت نہیں دیتا	جسے	وہ گمراہ کردے	اور	نہیں	ان کے لئے	کوئی مددگار	اور

اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ○ اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	لَا یَبْعَثُ	اللّٰهُ	مَنْ
انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسم میں بڑی کوشش (سے)	نہیں اٹھائے گا	اللہ	(اسے) جو

انہوں نے بڑی کوشش کرکے اللہ کی قسم کھائی کہ اللہ کسی مرنے والے کو

یَّمُوْتُؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

یَّمُوْتُ	بَلٰى	وَعْدًا	عَلَیْهِ	حَقًّا	وَّ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
مرجاتا ہے	کیوں نہیں	(یہ) وعدہ (ہے)	اس (کے ذمہ) پر	سچا	اور	لیکن	اکثر لوگ

نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر ہے لیکن اکثر لوگ

=قوم سے فرمائیں کہ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی کرنے سے بچو تو ان اُمتوں میں کسی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیدی تو وہ ایمان سے مشرف ہوئے اور کسی پر علمِ الٰہی میں گمراہی ثابت ہوگئی تو وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر قبیلے یا ہر علاقے میں رسول بھیجا گیا بلکہ کسی جگہ رسول بھیجا گیا اور کسی جگہ اس کی رسالت کا پیغام پہنچا دیا گیا۔

1...... اِس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی بھی دی گئی ہے کہ کسی نبی سے سب لوگوں نے ہدایت حاصل نہ کی، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللہُ=

مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی دو ضروری وجوہات

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾	لِيُبَيِّنَ	لَهُمُ	الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ	وَ
نہیں جانتے	تاکہ وہ صاف بتادے	ان کو	(وہ بات) جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	اور

نہیں جانتے ○ تاکہ انہیں واضح کرکے وہ بات بتادے جس میں جھگڑتے تھے اور

قدرتِ الٰہی کا مظہر بیان

لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا

لِيَعْلَمَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾	اِنَّمَا
تاکہ جان لیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	تھے	جھوٹے	صرف

تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ○ جب

قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ

قَوْلُنَا	لِشَيْءٍ	اِذَآ	اَرَدْنٰهُ	اَنْ	نَّقُوْلَ	لَهٗ
ہمارا کہنا	کسی چیز کو	جب	ہم ارادہ کریں اس کا	(یہ ہوتا ہے) کہ	ہم کہیں	اس سے

ہم کوئی چیز چاہیں تو اسے ہمارا صرف یہی فرمانا ہوتا ہے کہ ہم اسے کہیں

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ؑ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ

ع٥

مہاجرین کے لئے دنیاوی اور اُخروی صلہ

كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	هَاجَرُوْا (2)	فِي اللّٰهِ
ہوجا	تو وہ ہوجاتی ہے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہجرت کی	اللہ (کی راہ) میں

"ہوجا" تو وہ فوراً ہوجاتی ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَ

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	ظُلِمُوْا	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَ
(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا	ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	دنیا میں	اچھی	اور

اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور

=تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر بعض بدبخت آپ پر ایمان نہیں لاتے تو آپ غمگین نہ ہوں۔

1...... یعنی جب ہم کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کریں تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہوجا تو وہ اسی وقت وجود میں آجاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر مقدور چیز کو وجود میں لانا اللہ تعالٰی کے لئے اتنا زیادہ آسان ہے تو مرنے کے بعد اٹھانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ 2...... یہ آیت ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض اُن میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے=

وقف لازم

مہاجر صحابہ کا صبر و توکل

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۟ۙ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا
ضرور آخرت کا ثواب	زیادہ بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے ○ وہ جنہوں نے صبر کیا

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا

وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا
اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ہم نے نہ بھیجے	تم سے پہلے	مگر

اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے مرد

رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

رِجَالًا[1]	نُّوْحِيْۤ	اِلَيْهِمْ	فَسْـَٔلُوْۤا	اَهْلَ الذِّكْرِ[2]	اِنْ
مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو (اے لوگو) پوچھو	علم والوں (سے)	اگر

ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے

قرآن مجید نازل کئے جانے کے مقاصد

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۟ۙ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾	بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ	وَ	اَنْزَلْنَاۤ
تم نہیں جانتے ہو	روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا)	اور	ہم نے نازل کیا

تو علم والوں سے پوچھو ○ (ہم نے) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (رسولوں کو بھیجا) اور اے حبیب!

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

اِلَيْكَ	الذِّكْرَ	لِتُبَيِّنَ	لِلنَّاسِ	مَا	نُزِّلَ	اِلَيْهِمْ
تمہاری طرف	قرآن	تاکہ تم بیان کردو	لوگوں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف

ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ تم لوگوں سے وہ بیان کردو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے

=مدینۂ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے ان کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مدح فرمائی اور ان کے اجر کو بہت بڑا اجر قرار دیا۔

1 ...... یہ آیت ان مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا یہ دلیل دے کر انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ایسی نہیں کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اُنہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں علم والوں سے مراد اہلِ کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اہلِ کتاب سے دریافت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ کفارِ مکہ اس بات کو=

النصف

مجرموں کی اچانک عذاب سے گرفت

وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا

وَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	اَفَاَمِنَ	الَّذِيْنَ	مَكَرُوا
اور	تاکہ وہ	غوروفکر کریں	تو کیا بے خوف ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	سازشیں کیں

اور تاکہ وہ غوروفکر کریں ○ تو کیا بری سازشیں کرنے والے اس بات سے

السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

السَّيِّاٰتِ	اَنْ	يَّخْسِفَ	اللّٰهُ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	يَاْتِيَهُمُ
بری	(اس سے) کہ	دھنسادے	اللہ	ان کو	زمین (میں)	یا	آجائے ان پر

بے خوف ہوگئے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسادے یا ان پر وہاں سے

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ

الْعَذَابُ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾	اَوْ	يَاْخُذَهُمْ	فِيْ تَقَلُّبِهِمْ
عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہو	یا	وہ پکڑلے انہیں	ان کے چلنے پھرنے میں

عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو ○ یا انہیں چلتے پھرتے پکڑلے

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

فَمَا	هُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾	اَوْ	يَاْخُذَهُمْ	عَلٰى تَخَوُّفٍ	فَاِنَّ	رَبَّكُمْ
تو نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	یا	پکڑلے انہیں	خوفزدہ ہونے پر	تو بیشک	تمہارا رب

تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے ○ یا انہیں آہستہ آہستہ نقصان پہنچاتے ہوئے پکڑلے تو بیشک تمہارا رب

سایوں کے سجدے اور عاجزی میں غور و فکر کی دعوت

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اِلٰى	مَا	خَلَقَ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	(اس) کی طرف	جو	پیدا کی

نہایت مہربان رحمت والا ہے ○ اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی

═ تسلیم کرتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ کے عموم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس مسئلے کا علم نہ ہو اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نیز یہی آیتِ کریمہ تقلید کے جواز بلکہ حکم پر بھی دلالت کرتی ہے۔

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں غوروفکر کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، اس لئے قاری سے عالم افضل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اور اس میں بیان کئے گئے احکام، عبرت انگیز واقعات، موت کے وقت کی آفات، گناہگاروں اور کافروں پر ہونے والے جہنم کے عذاب اور ═

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىِٕلِ سُجَّدًا

اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	یَّتَفَیَّؤُا	ظِلٰلُهٗ	عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىِٕلِ	سُجَّدًا
اللّٰہ (نے)	کوئی چیز	جھکتے ہیں	اس کے سائے	دائیں اور بائیں سے	سجدہ (کرتے ہوئے)

پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللّٰہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں

لِلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا

لِلّٰهِ	وَ	هُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لِلّٰهِ (1)	یَسْجُدُ	مَا
اللّٰہ کو	اور	وہ	عاجزی کر رہے ہیں	اور	اللّٰہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

جھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کر رہے ہیں ○ اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں

ہر چیز بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ هُمْ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	وَ	هُمْ
آسمانوں میں (ہیں)	اور	جو	زمین میں (ہیں)	جاندار	اور	فرشتے	اور	وہ (فرشتے)

اور جو زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے سب اللّٰہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے

فرشتوں کے اوصاف

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	یَخَافُوْنَ	رَبَّهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	وَ	یَفْعَلُوْنَ
تکبر نہیں کرتے	وہ خوف کرتے ہیں	اپنے رب (کے عذاب کا)	اپنے اوپر سے	اور	کرتے ہیں

غرور نہیں کرتے ○ وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں

ع ۶/۱۲ السجدة ۳

مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ (السجدة) وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ اِنَّمَا

مَا	یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ	قَالَ	اللّٰهُ	لَا تَتَّخِذُوْۤا	اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ	اِنَّمَا
جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اور	فرمایا	اللّٰہ (نے)	نہ بناؤ، نہ ٹھہراؤ	دو معبود	صرف

جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○ اور اللّٰہ نے فرمادیا: دو معبود نہ ٹھہراؤ وہ تو

شرک کی ممانعت

==نیک مسلمانوں کو ملنے والے جنت کے انعامات وغیرہ میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرے تاکہ اسے قرآنِ کریم کی برکتیں اچھی طرح حاصل ہوں اور اس کے دل پر اگر گناہوں کی سیاہی غالب آچکی ہو تو وہ بھی صاف ہو جائے۔

1 ......سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔(1) سجدۂ عبادت، جیسا کہ مسلمانوں کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدہ۔(2) سجدہ بہ معنی عاجزی، جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ۔ ہر چیز کا سجدہ اس کی حیثیت کے مطابق ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ، سجدہ بہ معنی عاجزی ہے۔ یہاں سجدہ سے مراد==

حقیقی خوف صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَاِيَّايَ	فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾	وَ	لَهٗ	مَا
وہ	ایک معبود (ہے)	تو مجھ ہی سے	پس ڈرو مجھ سے	اور	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ایک ہی معبود ہے تو مجھ ہی سے ڈرو ○ اور جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الدِّيْنُ [1]	وَاصِبًا
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	اسی کے لئے (ہے)	فرمانبرداری	ہمیشہ، لازم

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور فرمانبرداری (کا حق) ہمیشہ اسی کیلئے ہے۔

ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ [2]	وَ	مَا	بِكُمْ	مِّنْ نِّعْمَةٍ
تو کیا اللہ کے غیر (سے)	تم ڈرو گے	اور	جو (ہے)	تمہارے پاس	کوئی نعمت

تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرو گے ؟ ○ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے

مصیبت کے وقت اور عافیت ملنے پر لوگوں کا حال اور نتیجہ

فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

فَمِنَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ	فَاِلَيْهِ
تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	پھر	جب	پہنچتی ہے تمہیں	تکلیف	تو اسی کی طرف

سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تم

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾	ثُمَّ	اِذَا	كَشَفَ	الضُّرَّ	عَنْكُمْ	اِذَا	فَرِيْقٌ
تم فریاد کرتے ہو	پھر	جب	وہ دور کر دیتا ہے	تکلیف	تم سے	(تو) اسی وقت	ایک گروہ

اسی سے فریاد کرتے ہو ○ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو اس وقت تم میں ایک گروہ

=عاجزی ہے اور اگر باقاعدہ سجدہ ہی مراد ہو تو بھی حق ہے کہ کسی چیز کی حقیقت ہمیں معلوم نہ ہونا ہمارے علم کی کمی کی دلیل ہے، اس بات کی نہیں کہ وہ چیز ہی نہیں ہوسکتی۔ **نوٹ:** یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت لازم ہو جائے گا۔

1 ...... فرمانبرداری کا حق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اُولِی الْاَمْر کی اطاعت کرنا بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری=

مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

مِّنْكُمْ	بِرَبِّهِمْ	يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾	لِيَكْفُرُوْا (1)	بِمَآ
تم میں سے	اپنے رب کے ساتھ	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(ان نعمتوں) کی جو

اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے ○ تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی

اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

اٰتَيْنٰهُمْ	فَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾	وَ	يَجْعَلُوْنَ
ہم نے دیں انہیں	تو تم فائدہ اٹھالو	پھر عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	(کافر) مقرر کرتے ہیں

ناشکری کریں تو کچھ فائدہ اٹھالو تو عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور (کافر) ہماری دی ہوئی

لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

لِمَا	لَا يَعْلَمُوْنَ	نَصِيْبًا	مِّمَّا	رَزَقْنٰهُمْ
(اس) کے لئے جسے	وہ نہیں جانتے	ایک حصہ	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں

روزی میں سے انجانی چیزوں کیلئے حصہ مقرر کرتے ہیں۔

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ

تَاللّٰهِ	لَتُسْـَٔلُنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾	وَ
اللہ کی قسم	(اے لوگو) ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم بہتان باندھتے تھے	اور

اللہ کی قسم! اے لوگو! تم سے اُس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ باندھتے تھے ○ اور

يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ

يَجْعَلُوْنَ	لِلّٰهِ	الْبَنٰتِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	لَهُمْ
وہ قرار دیتے ہیں	اللہ کے لیے	بیٹیاں	پاکی ہے اسے	اور (جبکہ)	اپنے لیے

وہ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور اپنے لیے

بتوں کے لئے رزقِ الٰہی سے حصہ مقرر کرنے والوں کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں قرار دینے والوں کا رد

=کے سلسلے میں دنیا کی نعمتیں، سہولتیں اور آسائشیں چھن جانے کا خوف نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس معاملے میں صرف اس رب تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جس کے دستِ قدرت میں سب نعمتیں ہیں اور جو تمام نعمتوں کا حقیقی مالک ہے۔

(1)......ان آیات میں ایسے لوگوں کی حالت کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو تکالیف آنے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے اور نجات کی دعائیں مانگتے ہیں جبکہ تکالیف دور ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ناشکری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ بھی اگر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو شاید لاکھوں میں ایک انسان بھی=

بیٹی پیدا ہونے پر کفار کا رد عمل

مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٥٧ وَ اِذَا بُشِّرَ

مَّا	يَشْتَهُوْنَ ۝٥٧	وَ	اِذَا	بُشِّرَ
(وہ مانتے ہیں) جس کی	وہ خواہش رکھتے ہیں	اور	جب	خوشخبری دی جائے

وہ (مانتے ہیں) جو اپنا جی چاہتا ہے ○ اور جب ان میں کسی کو

اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

اَحَدُهُمْ	بِالْاُنْثٰى	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا[1]	وَّ	هُوَ
ان میں سے کسی ایک (کو)	بیٹی کی	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا منہ	کالا	اور	وہ

بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

كَظِيْمٌ ۝٥٨ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ

كَظِيْمٌ ۝٥٨	يَتَوَارٰى	مِنَ الْقَوْمِ	مِنْ سُوْٓءِ
غصے سے بھرا ہوا (ہوتا ہے)	وہ چھپتا پھرتا ہے	لوگوں سے	(اس کی) برائی کی وجہ سے

غصے سے بھرا ہوتا ہے ○ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے

مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ

مَا بُشِّرَ بِهٖ	اَيُمْسِكُهٗ	عَلٰى هُوْنٍ	اَمْ
جس کی اسے خوشخبری دی گئی	(سوچتا ہے) کیا وہ روک لے اس (بیٹی) کو	ذلت پر	یا

چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا

منکرینِ آخرت کا حال اور شانِ الٰہی

يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٥٩ لِلَّذِيْنَ

يَدُسُّهٗ[2]	فِى التُّرَابِ	اَلَا	سَآءَ	مَا	يَحْكُمُوْنَ ۝٥٩	لِلَّذِيْنَ
دبادے اسے	مٹی میں	خبردار	کتنا برا (ہے)	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	ان لوگوں کے لئے جو

اسے مٹی میں دبادے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں ○ جو آخرت پر

= ایسا نظر نہ آئے جو بیماری، تکلیف اور پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں نہ مانگتا ہو، دوسروں کو دعاؤں کے لئے نہ کہتا ہو، یونہی ایسی حالت میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ اور تمام گناہوں سے کنارہ کش ہونے کے ارادے نہ کرتا ہو، لیکن مصائب ختم ہو جانے کے بعد اب اس کا جو حال ہوتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا کافروں کا طریقہ ہے، افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی بیٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہو جانے، چہرے سے =

ظالموں کی گرفت سے متعلق دستورِ الٰہی

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ

لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	مَثَلُ السَّوْءِ	وَ	لِلّٰهِ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	وَ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	بری حالت (ہے)	اور	اللہ کی	سب سے بلند شان (ہے)	اور

ایمان نہیں لاتے ان کیلئے بری حالت ہے اور اللہ کی سب سے بلند شان ہے اور

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٦٠﴾ ع وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿٦٠﴾	وَ	لَوْ	یُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ	النَّاسَ
وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	پکڑ لیتا	اللہ	لوگوں (کو)

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی بنا پر

بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ

بِظُلْمِهِمْ	مَّا تَرَكَ	عَلَیْهَا	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	لٰكِنْ
ان کے ظلم کے سبب	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) پر	کوئی چلنے والا	اور	لیکن

پکڑ لیتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن

یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

یُّؤَخِّرُهُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	فَاِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ
وہ مہلت دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	تو جب	آ جائے گی	ان کی مدت

وہ انہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان کی مدت آ جائے گی

مشرکین کی حماقت، جھوٹا دعویٰ اور ان کا انجام

لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ یَجْعَلُوْنَ

لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾	وَ	یَجْعَلُوْنَ
(تو) وہ پیچھے نہ ہٹیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھیں گے	اور	وہ ٹھہراتے ہیں

تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے ○ اور اللہ کے لیے

ع ۱۴

=خوشی کا اظہار نہ ہونے، صرف بیٹیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ماؤں پر ظلم و ستم کرنے اور انہیں طلاقیں دے دینے تک کی وبا عام ہے۔ (2)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) زمانۂ جاہلیت میں کفار مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے عورت کو حقوق عطا فرمائے اور اسے عزت و وقار سے نوازا اس کے باوجود اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کو عورتوں کے حقوق کے مخالف سمجھتا ہے تو اس کے لئے ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔

(1)...... اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کے بہت بڑے کفر اور برے اقوال کا بیان فرمایا جبکہ اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں=

لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

لِلّٰهِ	مَا	يَكْرَهُوْنَ	وَ	تَصِفُ	اَلْسِنَتُهُمُ	الْكَذِبَ
اللہ کے لئے	وہ جو	(اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں	اور	بولتی ہیں	ان کی زبانیں	جھوٹ

وہ ٹھہراتے ہیں جو (خود) ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

اَنَّ	لَهُمُ	الْحُسْنٰى	لَا جَرَمَ	اَنَّ	لَهُمُ	النَّارَ
کہ	ان کے لیے	بھلائی (ہے)	حقیقت یہ ہے	کہ	ان کے لئے	آگ (ہے)

کہ ان کے لیے بھلائی ہے۔ حقیقت میں ان کے لئے آگ ہے

وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ

وَ	اَنَّهُمْ	مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾	تَاللّٰهِ	لَقَدْ
اور	یہ کہ وہ	(جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے	اللہ کی قسم	ضرور بیشک

اور یہ کہ وہ (جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے ○ اللہ کی قسم! ہم نے

اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ

اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰۤى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	فَزَيَّنَ	لَهُمُ
ہم نے (رسول) بھیجے	کئی امتوں کی طرف	تم سے پہلے	تو خوشنما بنادیا	ان (امتوں) کے لئے

تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے لوگوں کیلئے

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ

الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَهُوَ	وَلِيُّهُمُ	الْيَوْمَ	وَ	لَهُمْ
شیطان (نے)	ان کے اعمال (کو)	تو وہی	ان کا ساتھی، دوست (ہے)	آج	اور	ان کے لیے

ان کے اعمال کو خوشنما بنادیا تو آج وہی ان کا ساتھی ہے اور ان کے لیے

سابقہ اُمتوں کے ساتھ شیطان کا سلوک اور ان کا انجام

==پر جلدی عذاب نازل نہ فرماکر انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کا اظہار ہو۔

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی کہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوم نے ہی آپ کو نہیں جھٹلایا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی ان کی اُمتوں نے جھٹلایا تھا۔

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾	وَ	مَاۤ اَنْزَلْنَا	عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	اِلَّا
دردناک عذاب (ہے)	اور	ہم نے نازل نہیں کی	تم پر	کتاب	مگر

دردناک عذاب ہے ○ اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے

لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَ هُدًى

لِتُبَیِّنَ (1)	لَهُمُ	الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ	وَ	هُدًى
اس لئے کہ تم واضح کردو	ان کے لئے	(وہ بات) جس میں انہوں نے اختلاف کیا	اور	(قرآن) ہدایت

تاکہ تم لوگوں کیلئے وہ بات واضح کردو جس میں انہیں اختلاف ہے اور یہ کتاب

وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ اللّٰهُ اَنْزَلَ

وَّ	رَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	اللّٰهُ	اَنْزَلَ
اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	اور	اللہ (نے)	اتارا

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○ اور اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ
آسمان سے	پانی	تو زندہ کردیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

پانی اتارا تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیا۔ بیشک

ع ٥ / ١٤

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ۧ وَ اِنَّ لَكُمْ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ	اِنَّ	لَكُمْ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو سنتے ہیں	اور	بیشک	تمہارے لیے

اس میں سننے والوں کے لئے نشانی ہے ○ اور بیشک تمہارے لیے

قرآنِ مجید سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری اور عظمتِ قرآن

قدرتِ الٰہی کی نشانی: خشک زمین کا سرسبز و شاداب ہونا

مویشیوں کے دودھ میں غور و فکر کی دعوت

1 ...... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عام لوگوں کے سامنے قرآنِ کریم کے احکام کو بیان کرنے اور خاص لوگوں کے سامنے قرآنِ مجید کے حقائق کو بیان کرنے کا منصب اصلاً حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور ان کی پیروی کرتے ہوئے زمانہ در زمانہ ان کے وارثوں کا ہے چنانچہ علماءِ ظاہر واضح بیان کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کا تصفیہ کرتے ہیں جو ان کے ظاہر کے ساتھ متعلق ہیں اور علماءِ باطن صحیح کشف کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کو دور کرتے ہیں جن کا تعلق ان کے باطن کے ساتھ ہے، ان میں سے ہر ایک کا مشرب ہے اور اسے تھامنے والا نامراد نہیں ہوتا، یہ دین کے ستون اور مسلمانوں ==

فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا

فِی الْاَنْعَامِ	لَعِبْرَةً (1)	نُسْقِیْكُمْ	مِّمَّا
چوپایوں میں	ضرور غور و فکر کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں	(اس چیز) سے جو

مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے

فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا

فِیْ بُطُوْنِهٖ	مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ	لَّبَنًا خَالِصًا
ان کے پیٹوں میں (ہے)	خون اور گوبر کے درمیان سے	خالص دودھ (نکال کر)

گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں

سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ

سَآىٕغًا	لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾	وَ	مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ
گلے سے آسانی کے ساتھ اترنے والا	پینے والوں کے	اور	کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے ○ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

کھجور اور انگور میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً

تَتَّخِذُوْنَ	مِنْهُ	سَكَرًا	وَّ	رِزْقًا حَسَنًا	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً
تم بناتے ہو	اس سے	نبیذ	اور	اچھا رزق	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ

لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	اَوْحٰى	رَبُّكَ
(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور	دل میں بات ڈالی	تمہارے رب (نے)

لوگوں کیلئے نشانی ہے ○ اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے

مکھی سے نکلنے والا شہد قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

== کے سلطان ہیں۔ (روح البیان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۴، ۵/۴۷)

1 ...... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے سے متعلق کفار کا ایک شبہ یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر ہو کر خاک میں مل گئے، وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے اُنہیں کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اِس آیت میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا گیا اس میں غور کرنے سے یہ شبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب وجوار ==

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ						
اِلَى النَّحْلِ	اَنِ	اتَّخِذِیْ	مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	وَّ	مِنَ الشَّجَرِ
شہد کی مکھی کی طرف (کے)	کہ	تو بنا	پہاڑوں سے (میں)	گھر	اور	درخت سے (میں)
دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں						

وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ					
وَ	مِمَّا	یَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾	ثُمَّ	كُلِیْ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اور	(اس) سے (میں) جو	لوگ چھتیں بناتے ہیں	پھر	تو کھا	تمام پھلوں میں سے
اور چھتوں میں گھر بناؤ ○ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ					

فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا				
فَاسْلُكِیْ	سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا	یَخْرُجُ	مِنْۢ بُطُوْنِهَا	
تو چلتی رہ	اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں (پر)	نکلتی ہے	ان کے پیٹوں سے	
اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے				

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ					
شَرَابٌ	مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	فِیْهِ	شِفَآءٌ	لِّلنَّاسِ	اِنَّ
پینے کی چیز	اس کے رنگ مختلف (ہوتے ہیں)	اس میں	شفا (ہے)	لوگوں کے لئے	بیشک
ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک					

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ اللّٰهُ					
فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ [1]	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اللہ (نے)
اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اللہ نے					

انسانوں کے احوال میں قدرتِ الٰہی کے آثار

=کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، تو اُس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔

(1)......وہ رب تعالیٰ جو اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ کمزور سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے ملائم اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر و حکیم ایک مکھی کو شہد کے مادے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اَجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو=

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	يَتَوَفّٰىكُمْ	وَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	يُّرَدُّ
پیدا کیا تمہیں	پھر	وہ روح قبض کرے گا تمہاری	اور	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پھیرا جاتا ہے

تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے گھٹیا عمر

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ	لِكَیْ	لَا یَعْلَمَ	بَعْدَ عِلْمٍ	شَیْــٴًـا	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ
سب سے ناکارہ عمر کی طرف	تاکہ	وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ	بیشک	اللہ	علم والا

کی طرف پھیرا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ جاننے والا،

ع ۹ ۵ ۱۵

قَدِیْرٌ ۠ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ

قَدِیْرٌ ۠	وَ	اللّٰهُ	فَضَّلَ (1)	بَعْضَكُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	فِی الرِّزْقِ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	برتری دی	تمہارے بعض (کو)	بعض پر	رزق میں

بہت قدرت والا ہے ۝ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے

رزقِ الٰہی کی تقسیم، لوگوں کی فطرت کا بیان اور بت پرستی کا رد

فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا

فَمَا	الَّذِیْنَ	فُضِّلُوْا	بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ	عَلٰى	مَا
تو نہیں	وہ لوگ جنہیں	برتری دی گئی	اپنے رزق کو لوٹانے والے	(ان) پر	جن کے

تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں، باندیوں پر

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَهُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو (کہیں) وہ	اس (رزق) میں	برابر (نہ ہو جائیں)

نہیں لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں برابر نہ ہو جائیں

══ محال سمجھنے والے کس قدر عقل سے دور ہیں۔

1 ...... اس آیت میں بڑے نفیس اور دلنشین انداز میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے، تو تم میں کوئی غنی ہے کوئی فقیر، کوئی مالدار ہے کوئی نادار، کوئی مالک ہے اور کوئی مملوک، تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے تو وہ اپنے غلاموں اور باندیوں کو اپنا مال دے کر اپنے برابر نہیں کر لیتے اور جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں اور اس کے ══

بیوی، اولاد اور پاکیزہ رزق کی نعمت کا بیان اور بت پرستی کا رد

اَفَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ یَجۡحَدُوۡنَ ﴿٧١﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ

اَفَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ	یَجۡحَدُوۡنَ ﴿٧١﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمۡ
تو کیا اللہ کی نعمت سے	وہ مکرتے ہیں	اور	اللہ (نے)	بنائیں	تمہارے لیے

تو کیا صرف اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں؟○ اور اللہ نے تمہارے لیے

مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ

مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ	اَزۡوَاجًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمۡ	مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ
تمہاری جانوں (یعنی جنس) سے	بیویاں	اور	پیدا کیے	تمہارے لیے	تمہاری بیویوں سے

تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے

بَنِیۡنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ

بَنِیۡنَ	وَ	حَفَدَةً	وَّ	رَزَقَكُمۡ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	اَفَبِالۡبَاطِلِ
بیٹے	اور	پوتے نواسے	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو کیا باطل ہی پر

بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل ہی پر

بت پرستوں کی ایک اور انداز میں تفہیم

یُؤۡمِنُوۡنَ وَ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ هُمۡ یَكۡفُرُوۡنَ ﴿٧٢﴾ لا وَ یَعۡبُدُوۡنَ

یُؤۡمِنُوۡنَ	وَ	بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ (1)	هُمۡ	یَكۡفُرُوۡنَ ﴿٧٢﴾	وَ	یَعۡبُدُوۡنَ (2)
وہ یقین کرتے ہیں	اور	اللہ کی نعمت کا	وہ	انکار کرتے ہیں	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

یقین کرتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل ہی کے منکر ہوتے ہیں؟○ اور اللہ کے سوا ایسوں کی

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمۡلِكُ لَهُمۡ رِزۡقًا

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	مَا	لَا یَمۡلِكُ	لَهُمۡ	رِزۡقًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	اختیار نہیں رکھتا	ان کے لئے	روزی دینے (کا)

عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمان اور زمین سے

= مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو؟

(1)......علامہ احمد بن محمود نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت سے مراد سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی ہے یا اس سے وہ نعمتیں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کیں۔(مدارک، النحل، تحت الآیۃ: ٧٢، ص ٦٠٢) (2)......اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف چیزیں بیان فرمائیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت کرنے والوں کا رد فرمایا ہے۔

ایک مثال کے ذریعے شرک کارد

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۚ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾	فَلَا تَضْرِبُوْا	لِلّٰهِ
آسمانوں اور زمین سے	کچھ	اور	نہ وہ طاقت رکھتے ہیں	تو تم نہ ٹھہراؤ	اللہ کے لیے

کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں ○ تو تم اللہ کے لیے

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

الْاَمْثَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾	ضَرَبَ (1)	اللّٰهُ
مثل، مانند	بیشک	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	بیان فرمائی	اللہ (نے)

مثل نہ ٹھہراؤ، بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اللہ نے ایک بندے کی

مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ

مَثَلًا	عَبْدًا	مَّمْلُوْكًا	لَّا یَقْدِرُ	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ
مثال	ایک بندے (کی)	(جو) کسی کی ملکیت میں ہے	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور

مثال بیان فرمائی جو خود کسی کی ملکیت میں ہے، وہ کسی شے پر قادر نہیں اور

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ

مَنْ	رَّزَقْنٰهُ	مِنَّا	رِزْقًا حَسَنًا	فَهُوَ	یُنْفِقُ
(ایک وہ ہے) جو	ہم نے رزق دیا اسے	اپنی طرف سے	اچھا رزق	تو وہ	خرچ کرتا ہے

ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے تو وہ اس میں سے

مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

مِنْهُ	سِرًّا	وَّ	جَهْرًا	هَلْ	یَسْتَوٗنَ	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ
اس میں سے	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	کیا	وہ برابر ہو جائیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)

پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا وہ سب برابر ہو جائیں گے؟ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

1 ...... اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص ایسا ہے جو خود کسی کی ملکیت میں ہے اور وہ مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی چیز پر قادر نہیں، جبکہ دوسرا شخص ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، جیسے چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے۔ پہلا شخص عاجز، مملوک اور غلام ہے جبکہ دوسرا شخص آزاد، مالک اور صاحبِ مال ہے اور قدرت و اختیار بھی رکھتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں، تو جب غلام اور آزاد شخص برابر نہیں ہو سکتے حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو خالق، مالک اور قادر رب تعالیٰ کے ساتھ ==

مومن اور کافر کی ایک مثال

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

مَثَلًا	اللّٰهُ	ضَرَبَ (1)	وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾	اَكْثَرُهُمْ	بَلْ
مثال	اللہ (نے)	بیان فرمائی	اور	جانتے نہیں	ان میں اکثر	بلکہ

بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور اللہ نے دو مردوں کی مثال

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ

كَلٌّ	هُوَ	وَّ	عَلٰى شَیْءٍ	لَا يَقْدِرُ	اَبْكَمُ	اَحَدُهُمَاۤ	رَّجُلَيْنِ
بوجھ (ہے)	وہ	اور	کسی چیز پر	وہ قادر نہیں	گونگا (ہے)	ان میں سے ایک	دو مردوں (کی)

بیان فرمائی، ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی شے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر

عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِیْ

يَسْتَوِیْ	هَلْ	لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ	يُوَجِّهْهُّ	اَيْنَمَا	عَلٰى مَوْلٰىهُ
برابر ہوجائے گا	کیا	(تو) وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا	وہ بھیجتا ہے اسے	جہاں کہیں	اپنے آقا پر

(صرف) بوجھ ہے، (اس کا آقا) اسے جدھر بھیجتا ہے وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا تو کیا وہ

اللہ تعالیٰ کا کامل علم اور قدرت

هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ ع وَ

وَ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾	هُوَ	وَ	بِالْعَدْلِ	يَّاْمُرُ	مَنْ	وَ	هُوَ
اور	سیدھے راستے پر (بھی ہے)	وہ	اور	عدل کا	حکم دیتا ہے	وہ جو	اور	وہ

اور دوسرا وہ جو عدل کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر بھی ہے کیا دونوں برابر ہیں؟ ○ اور

ع ١٠ | ١٢

لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا

اِلَّا	اَمْرُ السَّاعَةِ	مَاۤ	وَ	غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لِلّٰهِ
مگر	قیامت کا معاملہ	نہیں	اور	آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم	اللہ ہی کو (ہے)

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور قیامت کا معاملہ صرف

==قدرت واختیار نہ رکھنے والے بت کیسے شریک ہوسکتے ہیں اور ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم اور جہل ہے۔

1 ......اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص گونگا ہے اور کسی سے اپنی بات کہہ نہ سکنے اور دوسرے کی بات سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے آقا پر صرف بوجھ ہے، اس کا آقا اسے جہاں بھی کسی کام کے لئے بھیجتا ہے تو وہ اس کا کوئی کام کرکے نہیں آتا اور دوسرا وہ شخص ہے جس کے حواس سلامت ہیں، بھلائی اور دیانت داری کی وجہ سے بہت فائدہ مند ہے، لوگوں کو عدل کا حکم کرتا ہے اور اس کی سیرت بھی اچھی ہے،==

اعضاء کی نعمت اور اس کا حق

پرندوں کی پرواز میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

كَلَمْحِ الْبَصَرِ	اَوْ	هُوَ	اَقْرَبُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
آنکھ جھپکنے کی طرح	یا	وہ	(اس سے بھی) زیادہ قریب (ہے)	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

ایک پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾	وَ	اللّٰهُ	اَخْرَجَكُمْ	مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	نکالا (پیدا کیا) تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

قادر ہے ○ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا کیا

لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْــٴًـا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

لَا تَعْلَمُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ
تم نہیں جانتے تھے	کچھ	اور	اس نے بنائے	تمہارے لئے	کان	اور	آنکھیں

کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں

وَ الْاَفْـٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ

وَ	الْاَفْـٕدَةَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾	اَلَمْ یَرَوْا	اِلَى الطَّیْرِ
اور	دل	تاکہ تم	شکر گزار بنو	کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندوں کی طرف

اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو ○ کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا

مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ

مُسَخَّرٰتٍ	فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ (۱)	مَا یُمْسِكُهُنَّ	اِلَّا	اللّٰهُ	اِنَّ
(جو) حکم کے پابند (ہیں)	آسمان کی فضا میں	(کوئی) نہیں روکتا انہیں	سوائے	اللہ (کے)	بیشک

جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک

=تو کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں، اور جب یہ برابر نہیں تو پھر مومن اور کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

(1)...... اس آیت میں پرندوں کی پرواز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر استدلال کیا گیا ہے اور اگر لوگ چاہیں تو فی زمانہ پرندوں سے کہیں بڑی اور ان سے انتہائی وزنی چیز ہوائی جہاز کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے بنایا اگرچہ انسان نے ہے لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل، سمجھ اور قدرت سے ہی بنایا ہے، از خود کوئی کہاں اس قابل تھا کہ ایسی چیز بنا سکے۔ یونہی اس کا پرواز کرنا بظاہر اگرچہ مشینی آلات کی وجہ سے ہے لیکن=

رہائش ولباس سے متعلق نعمتیں اور ان کا حق

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو ایمان رکھتے ہیں	اور	اللہ (نے)

اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

جَعَلَ (1)	لَكُمْ	مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ	سَكَنًا	وَّ	جَعَلَ
بنایا	تمہارے لیے	تمہارے کچھ گھروں (کو)	سکون کی جگہ، رہائش	اور	اس نے بنائے

تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش بنایا اور اس نے تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

لَكُمْ	مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ	بُيُوْتًا	تَسْتَخِفُّوْنَهَا	يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
تمہارے لئے	چوپایوں کی کھالوں سے	کچھ گھر	تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں	اپنے سفر کے دن

جانوروں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے دن

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ

وَ	يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ	وَ	مِنْ اَصْوَافِهَا	وَ	اَوْبَارِهَا	وَ	اَشْعَارِهَآ
اور	اپنے قیام کے دن	اور	ان کی اُونوں سے	اور	ان کے پشم	اور	ان کے بالوں (سے)

اور اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی اُون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

اَثَاثًا	وَّ	مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ
گھریلو سامان	اور	ایک مدت تک نفع اٹھانے کی چیزیں (بنائیں)	اور	اللہ (نے)	بنائے

گھریلو سامان اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے ○ اور اللہ نے

— درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اسی کے اثر سے ہوا میں محوِ پرواز ہے کیونکہ ہوا کو پرواز کے قابل اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔

1 ...... اِس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ

لَكُمْ	مِّمَّا	خَلَقَ	ظِلٰلًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ
تمہارے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیا	سائے	اور	بنائیں	تمہارے لیے

تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے اور تمہارے لیے

مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

مِّنَ الْجِبَالِ	اَكْنَانًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	سَرَابِيْلَ
پہاڑوں سے (میں)	چھپنے کی جگہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	(کچھ) پہننے کے لباس

پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لباس بنائے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ

تَقِيْكُمُ	الْحَرَّ	وَ	سَرَابِيْلَ	تَقِيْكُمْ
جو بچاتے ہیں تمہیں	گرمی (سے)	اور	(کچھ) پہننے کے لباس	جو بچاتے ہیں تمہیں

جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ لباس بنائے جو لڑائی کے وقت

بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بَاْسَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تمہاری لڑائی (کے وقت)	اسی طرح	اللہ پوری کرتا ہے	اپنی نعمت	تم پر	تاکہ تم

تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ اسی طرح تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ تم

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا (1)	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾
اسلام لے آؤ	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم پر صرف	صاف پہنچا دینا (لازم ہے)

اسلام لے آؤ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے حبیب! تم پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے○

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر کفارِ مکہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر ہی جمے رہیں تو آپ غمزدہ نہ ہوں، آپ پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے اور جب آپ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور اب نہ ماننے کا وبال اُن کی گردن پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت سے متعلق کفار کا حال

يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَ اَكۡثَرُهُمُ

يَعۡرِفُوۡنَ	نِعۡمَتَ اللّٰهِ	ثُمَّ	يُنۡكِرُوۡنَهَا (1)	وَ	اَكۡثَرُهُمُ
وہ پہچانتے ہیں	اللہ کی نعمت (کو)	پھر	انکار کر دیتے ہیں اس کا	اور	ان میں اکثر

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر

قیامت کے دن کفار کا حال اور انجام

الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿٨٣﴾ ع وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا

الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿٨٣﴾	وَ	يَوۡمَ	نَبۡعَثُ	مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيۡدًا
کافر (ہی ہیں)	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت سے	ایک گواہ

کافر ہی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ اٹھائیں گے

ثُمَّ لَا يُؤۡذَنُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا هُمۡ

ثُمَّ	لَا يُؤۡذَنُ	لِلَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	لَا	هُمۡ
پھر	اجازت نہیں دی جائے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	نہ	وہ (ان سے)

پھر کافروں کو اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے

يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا

يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿٨٤﴾	وَ	اِذَا	رَاَ	الَّذِيۡنَ	ظَلَمُوا
رجوع کا مطالبہ ہوگا	اور	جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

رجوع کرنا، طلب کیا جائے گا ○ اور ظلم کرنے والے جب عذاب

مشرکین اور ان کے شریکوں کی باہمی بحث

الۡعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿٨٥﴾ وَ

الۡعَذَابَ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنۡهُمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يُنۡظَرُوۡنَ ﴿٨٥﴾	وَ
عذاب	تو ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے	اور

دیکھیں گے تو ان سے نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور

(1)...... یعنی جو نعمتیں اس سورت میں ذکر کی گئیں کفارِ مکہ اُن سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ مشہور مفسر سُدِّی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور اس کے باوجود اس نعمت کا انکار کر دیتے ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور ان میں اکثر کافر ہی ہیں۔

اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

اِذَا	رَاَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا	شُرَكَآءَهُمْ	قَالُوْا
جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اپنے شریکوں (کو)	(تو) کہیں گے

مشرک جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے:

رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ

رَبَّنَا	هٰۤؤُلَآءِ	شُرَكَآؤُنَا	الَّذِیْنَ	كُنَّا نَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِكَ
اے ہمارے رب	یہ	ہمارے شریک (ہیں)	جن کی	ہم عبادت کرتے تھے	تیرے سوا

اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہ شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا

فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ ﴿٨٦﴾ وَ

فَاَلْقَوْا	اِلَیْهِمُ	الْقَوْلَ	اِنَّكُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾	وَ
تو وہ پھینک دیں گے	ان کی طرف	(اپنی) بات	(کہ) بیشک تم	ضرور جھوٹے (ہو)	اور

عبادت کیا کرتے تھے تو وہ ان کی طرف (اپنی) بات پھینک دیں گے کہ تم بیشک جھوٹے ہو ○ اور

اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىٕذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ

اَلْقَوْا	اِلَى اللّٰهِ	یَوْمَىٕذِ	السَّلَمَ (1)	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
وہ پیش کریں گے	اللہ کی طرف	اس دن	صلح	اور	گم ہو جائیں گی	ان سے

وہ مشرک اس دن اللہ کی طرف صلح کی پیشکش کریں گے اور ان کی خود ساختہ باتیں

مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

مَّا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾	اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
وہ (باتیں) جو	وہ بناتے تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

ان سے گم ہو جائیں گی ○ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

قیامت کے دن کفار کی طرف سے معذرت

دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کا عذاب

الثلاثۃ

(1)...... مشرکین دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے منہ موڑتے رہے جبکہ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے لیکن یہ فرمانبرداری انہیں کوئی نفع نہ دے گی اور جب مشرکوں کے معبود انہیں جھوٹا قرار دے کر ان سے اپنی براءت کا اظہار کریں گے تو اس وقت مشرکین کی من گھڑت باتیں کہ یہ معبود اُن کے مددگار ہیں اور ان کی شفاعت کریں گے، بیکار اور باطل ہو جائیں گی۔

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	زِدْنٰهُمْ	عَذَابًا	فَوْقَ الْعَذَابِ	بِمَا
اللہ کی راہ سے	ہم زیادہ کر دیں گے ان کا	عذاب	عذاب کے اوپر	(اس کے) بدلے جو

روکا ہم ان کے فساد کے بدلے میں عذاب پر عذاب کا

كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ

كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	يَوْمَ	نَبْعَثُ	فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا (1)	عَلَيْهِمْ
وہ فساد کرتے تھے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں	ایک گواہ	ان پر

اضافہ کر دیں گے ○ اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	وَ	جِئْنَا بِكَ	شَهِيْدًا	عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ	وَ	نَزَّلْنَا
ان کی جانوں میں سے	اور	لائیں گے تمہیں	گواہ (بنا کر)	ان سب پر	اور	ہم نے نازل کی

اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّ

عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	تِبْيَانًا	لِّكُلِّ شَيْءٍ (2)	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	وَّ
تم پر	کتاب	(جو) روشن بیان (ہے)	ہر چیز کا	اور	ہدایت	اور	رحمت	اور

تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور

بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

بُشْرٰى	لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُ	بِالْعَدْلِ (3)	وَ	الْاِحْسَانِ
بشارت (ہے)	مسلمانوں کے لئے	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	نیکی، احسان

بشارت ہے ○ بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا

قیامت کے دن دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گواہی

قرآن مجید کے اوصاف اور قرآن میں ہر شے کا بیان

قرآن کریم کی عظیم الشان تعلیمات

ع ۱۸

1 ...... یہاں گواہ سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ قیامت کے دن اپنی اپنی امتوں کے متعلق گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کا پیغام ان تک پہنچایا اور ان لوگوں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دی۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید وہ عظیمُ الشان کتاب ہے جو تمام علوم کی جامع ہے۔

3 ...... عدل اور انصاف کا عام فہم معنی یہ ہے کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے، اسی طرح عقائد، عبادات اور معاملات میں افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا بھی عدل میں داخل ہے۔

وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ

وَ	اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى[1]	وَ	يَنْهٰى	عَنِ الْفَحْشَآءِ	وَ	الْمُنْكَرِ	وَ
اور	رشتہ داروں کو دینے (کا)	اور	وہ منع کرتا ہے	بے حیائی سے	اور	بری بات	اور

حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے

الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَ اَوْفُوْا

الْبَغْيِ	يَعِظُكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾	وَ	اَوْفُوْا
سرکشی، ظلم (سے)	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	پورا کرو

منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کا عہد

بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	اِذَا	عٰهَدْتُّمْ	وَ	لَا تَنْقُضُوا	الْاَيْمَانَ
اللہ کے عہد کو	جب	تم عہد کرو	اور	نہ توڑو	قسموں (کو)

پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ

بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا[2]	وَ	قَدْ	جَعَلْتُمُ	اللّٰهَ	عَلَيْكُمْ	كَفِيْلًا
انہیں مضبوط کرنے کے بعد	اور (حالانکہ)	بیشک	تم بنا چکے ہو	اللہ (کو)	اپنے اوپر	ضامن

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ

اِنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّتِيْ
بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	تم کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	(اس عورت) کی طرح جس نے

بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے ○ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا

عہد پورا کرنے کا حکم اور قسم توڑنے کی ممانعت

عہد توڑنے اور قسموں کو آپس کی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کی ممانعت

1 ...... رشتے دار قریب کے ہوں یا دور کے، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے انہیں کچھ دے کر ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اگر اپنے پاس مال نہ ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔ 2 ...... قسموں کو مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات زیادہ ذکر کئے جائیں اور قسم توڑنے کی ممانعت مضبوط کرنے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مطلقاً قسم توڑنا منع ہے۔ یا قسم مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قصداً قسم کھائی جائے، اس صورت میں لغو قسم اس حکم سے خارج ہو جائے گی۔

نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ

نَقَضَتْ	غَزْلَهَا	مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ	اَنْكَاثًا	تَتَّخِذُوْنَ
توڑ دیا	اپنا سوت	مضبوطی کے بعد	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	(ایسا نہ ہو کہ) تم بنالو

جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا، (ایسا نہ ہو کہ) تم اپنی قسموں کو

اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ

اَیْمَانَكُمْ	دَخَلًۢا (1)	بَیْنَكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ	اُمَّةٌ	هِیَ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	کہ	ہے	ایک گروہ	وہ

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنالو کہ ایک گروہ

اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ

اَرْبٰی	مِنْ اُمَّةٍ	اِنَّمَا	یَبْلُوْكُمُ	اللّٰهُ	بِهٖ
(مال وطاقت میں) زیادہ	(دوسرے) گروہ سے	صرف	آزماتا ہے تمہیں	اللہ	اس کے ذریعے

دوسرے گروہ سے زیادہ (طاقت ومال والا) ہے۔ اللہ تو اس کے ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے

عہد پورا کرنے کا حکم دینے کی حکمت

وَ لَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۹۲

وَ	لَیُبَیِّنَنَّ	لَكُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۹۲
اور	ضرور وہ واضح کردے گا	تمہارے لئے	قیامت کے دن	(وہ بات) جس میں تم جھگڑتے تھے

اور وہ ضرور قیامت کے دن تمہارے لئے صاف ظاہر کردے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے ○

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لٰكِنْ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنادیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنادیتا لیکن

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانا مشیتِ الٰہی ہے

1 ...... لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے معاہدہ کرتے اور جب دوسری قوم اُس سے زیادہ تعداد، مال یا قوت والی پاتے تو پہلوں سے جو معاہدے کئے تھے وہ توڑ دیتے اور اب دوسرے سے معاہدہ کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور عہد پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس چیز کے نظارے ہمارے معاشرے میں بھی عام نظر آتے ہیں کہ جب تک کوئی اپنے منصب اور مقام و مرتبے پر قائم ہے تب تک لوگ اس کی جی حضوری کرتے ہیں اور جب اسے معزول یا اس کا مرتبہ کم کردیا جائے تو لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے ہو جاتے ہیں گویا اسے پہچانتے ہی نہ ہوں۔

قسموں کو دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنانے کا نقصان

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

يُضِلُّ	مَنْ	يَّشَآءُ(1)	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وہ گمراہ کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور

اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور

لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا

لَتُسْـَٔلُنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَا تَتَّخِذُوْۤا
ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	نہ بناؤ

تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا ○ اور تم اپنی قسموں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ

اَيْمَانَكُمْ	دَخَلًۢا(2)	بَيْنَكُمْ	فَتَزِلَّ	قَدَمٌۢ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	(اگر ایسا کیا) تو پھسل جائے گا	قدم

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا	وَ	تَذُوْقُوا	السُّوْٓءَ	بِمَا	صَدَدْتُّمْ
اپنے جم جانے کے بعد	اور	تم چکھو گے	برائی (سزا)	(اس کے) سبب جو	تم نے روکا

ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے

عہدِ الٰہی توڑنے کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لینے کا حکم

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَشْتَرُوْا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	لَكُمْ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾	وَ	لَا تَشْتَرُوْا
اللہ کی راہ سے	اور	تمہارے لئے	بہت بڑا عذاب (ہوگا)	اور	تم نہ خریدو، نہ لو

سزا کا مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا ○ اور اللہ کے عہد کے بدلے

(1)...... اللہ تعالیٰ کی اپنی مشیت اور حکمت ہے جس کے مطابق وہ فیصلے فرماتا ہے تو وہ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اس میں کسی دوسرے کو دخل کی ہمت ہے نہ اجازت، البتہ یہ یاد رہے کہ لوگ اس مشیت کو سامنے رکھ کر گناہوں پر جری نہ ہو جائیں کیونکہ قیامت کے دن لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا لہٰذا مشیت کا معاملہ جدا ہے اور حکمِ الٰہی کا جدا۔ (2)...... یہاں دوبارہ معاہدہ اور قسم توڑنے سے تاکیداً منع فرمانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاہدہ اور قسمیں پورا کرنے کا معاملہ انتہائی اہم ہے کیونکہ عہد کی خلاف ورزی میں دین اور=

دنیا و آخرت کا تقابل

صابرین کے لیے اجر

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًاؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِیْلًا	اِنَّمَا	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ
اللہ کے عہد کے بدلے	تھوڑی قیمت	بیشک جو	اللہ کے پاس (ہے)	وہ

تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ

خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾	مَا	عِنْدَكُمْ
بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	جو	تمہارے پاس (ہے)

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ جو تمہارے پاس ہے

یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍؕ وَ

یَنْفَدُ (1)	وَ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ	بَاقٍ	وَ
وہ ختم ہو جائے گا	اور	جو	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) باقی رہنے والا (ہے)	اور

وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور

لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

لَنَجْزِیَنَّ	الَّذِیْنَ	صَبَرُوْۤا	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ
ضرور ہم دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	ان کا اجر	بہترین کے بدلے

ہم صبر کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
جو	وہ عمل کرتے تھے	جو	عمل کرے	نیک	مرد یا عورت میں سے

ان کا اجر ضرور دیں گے ○ جو مرد یا عورت نیک عمل کرے

== دنیا دونوں کا نقصان ہے اور عہد پورا کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

1 ...... لوگوں کے پاس جو دنیا کا سامان ہے یہ سب فنا اور ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالٰی کے پاس جو خزانۂ رحمت اور آخرت کا ثواب ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے فنا اور زائل ہو جانے اور آخرت کے ہمیشہ باقی رہنے میں خوب غور و فکر کرے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور دنیا کی فانی نعمتوں اور لذتوں سے بے رغبتی اختیار کرے۔

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (1)	فَلَنُحْيِيَنَّهٗ	حَيٰوةً طَيِّبَةً (2)	وَ
اور	وہ	مسلمان (ہو)	توضرور ہم زندگی دیں گے اسے	پاکیزہ زندگی	اور

اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾
ضرور ہم دیں گے انہیں	ان کا اجر	بہترین کے بدلے	جو	وہ عمل کرتے تھے

ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے ○

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

فَاِذَا	قَرَاْتَ	الْقُرْاٰنَ	فَاسْتَعِذْ (3)	بِاللّٰهِ
توجب	تم پڑھنے لگو	قرآن	توپناہ مانگو	اللہ کی

توجب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی

تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگو

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾	اِنَّهٗ	لَيْسَ	لَهٗ	سُلْطٰنٌ
شیطان مردود سے	بیشک وہ	نہیں ہے	اس کا	کوئی قابو

پناہ مانگو ○ بیشک اسے ان لوگوں پر کوئی قابو نہیں

اہلِ توکل مومنوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾
ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر (ہی)	وہ بھروسہ کرتے ہیں

جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر ثواب ملنے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر کے تمام نیک اعمال بیکار ہیں۔ 2 ...... مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اُس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے جبکہ کافر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر نظر نہیں رکھتا، وہ حریص رہتا اور ہمیشہ رنج، مشقت اور تحصیلِ مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ 3 ...... قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا مستحب ہے۔

آیتیں منسوخ ہونے پر کفار کا اعتراض اور انہیں جواب

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

اِنَّمَا	سُلْطٰنُهٗ	عَلَى الَّذِیْنَ	یَتَوَلَّوْنَهٗ (1)	وَ
صرف	اس کا قابو	ان لوگوں پر ہے جو	دوستی کرتے ہیں اس سے	اور

اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ

الَّذِیْنَ	هُمْ	بِهٖ	مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾	وَ	اِذَا	بَدَّلْنَاۤ (2)
جو لوگ	وہ	اس (شیطان) کو	شریک ٹھہراتے ہیں	اور	جب	ہم بدل دیں

وہ جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں ○ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ

اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

اٰیَةً	مَّكَانَ اٰیَةٍ	وَّ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا
(دوسری) آیت	ایک آیت کی جگہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو

دوسری آیت بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ

یُنَزِّلُ	قَالُوْۤا	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُفْتَرٍ	بَلْ
وہ اتارتا ہے	(تو کافر) کہتے ہیں	تم صرف	خود گھڑ لیتے ہو	بلکہ

وہ اتارتا ہے تو کافر کہتے ہیں: تم خود گھڑ لیتے ہو بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ

اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾	قُلْ	نَزَّلَهٗ	رُوْحُ الْقُدُسِ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	مقدس روح (یعنی جبریل نے)

ان میں اکثر جانتے نہیں ○ تم فرماؤ: اسے مقدس روح نے

ع ١٣ ١٩

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کوئی زور زبردستی نہیں کرتا بلکہ جو خود ہی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے دوست بناتا ہے وہی اس کا اثر قبول کرتا ہے۔

2 ......مشرکینِ مکہ اپنی جہالت کی وجہ سے آیتیں منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس چیز کا مذاق اڑاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور ایک حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم دیتے ہیں تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے۔

مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	لِيُثَبِّتَ	بِالْحَقِّ	مِنْ رَّبِّكَ
ان لوگوں کو جو	تاکہ وہ ثابت قدم کردے	حق کے ساتھ	تمہارے رب کی طرف سے

آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾	بُشْرٰى	وَّ	هُدًى	وَ	اٰمَنُوْا
مسلمانوں کے لئے	خوشخبری (ہے)	اور	(یہ) ہدایت	اور	ایمان لائے

ثابت قدم کردے اور (یہ) مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے ○

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا

اِنَّمَا	يَقُوْلُوْنَ	اَنَّهُمْ	نَعْلَمُ	لَقَدْ	وَ
صرف	(کافر) کہتے ہیں	کہ وہ	ہم جانتے ہیں	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر کہتے ہیں: اس نبی کو

يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ (1)	لِسَانُ	بَشَرٌ	يُعَلِّمُهٗ
جس کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں	(اُس کی) زبان	ایک آدمی	سکھاتا ہے اسے

ایک آدمی سکھاتا ہے، جس آدمی کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ

اِنَّ	لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾	هٰذَا	وَّ	اَعْجَمِيٌّ
بیشک	روشن عربی زبان (میں ہے)	یہ (قرآن)	اور	عجمی (ہے)

اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن روشن عربی زبان میں ہے ○ بیشک

ہدایت سے محروم لوگ اور ان کی سزا

(1) ...... کفارِ مکہ قرآنِ مجید کے خلاف جو باتیں کرتے ان میں سے ایک یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عجمی غلام قرآن سکھاتا ہے، اس کے رد میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے، جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے، ایسا کلام بنانا اس کے لئے تو کیا ممکن ہوتا، تمہارے فصحاء وبلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر وناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا ان کے لئے محال اور اُن کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور ڈھٹائی کا فعل ہے۔

بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	لَا يَهْدِيْهِمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	راہ نہیں دکھاتا انہیں	اللہ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں دکھاتا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ

وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾	اِنَّمَا	يَفْتَرِي	الْكَذِبَ (1)
اور	ان کے لئے	دردناک عذاب (ہے)	صرف	بہتان باندھتے ہیں	جھوٹ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	اور	یہ لوگ	وہی

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی

مرتدوں کے لئے وعید اور مجبوری میں رخصت کا بیان

الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾	مَنْ	كَفَرَ	بِاللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ
جھوٹے (ہیں)	جو	کفر کرے	اللہ کے ساتھ	اپنے ایمان کے بعد

جھوٹے ہیں ○ جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ

اِلَّا	مَنْ	اُكْرِهَ (2)	وَ	قَلْبُهٗ	مُطْمَئِنٌّۢ
سوائے	(اس کے) جسے	مجبور کردیا گیا	اور	اس کا دل	مطمئن (ہے)

سوائے اس آدمی کے جسے (کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر

1 ...... کافروں کی طرف سے قرآنِ پاک سے متعلق رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بہتان لگایا گیا تھا، اس کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے۔ 2 ...... حالتِ اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا زبان پر جاری کرنا جائز ہے جب کہ آدمی کو کسی ظالم کی طرف سے اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا حقیقی خوف ہو۔ اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی دو معنٰی والی بات کہنے میں گزارا چل سکتا ہو جس سے کفار اپنی مراد لیں اور کہنے والا اس کی درست مراد لے تو ضروری ہے کہ ایسی دو معنٰی والی بات ہی کہے جبکہ اس طرح کہنا جانتا ہو۔

محبتِ دنیا کی مذمت اور مرتدوں کا دنیاوی و اُخروی انجام

بِالْاِیْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

بِالْاِیْمَانِ	وَ	لٰكِنْ	مَّنْ	شَرَحَ	بِالْكُفْرِ	صَدْرًا
ایمان پر	اور	لیکن	جو	کھول دے	کفر کے ساتھ	(اپنا) سینہ

جما ہوا ہو لیکن وہ جو دل کھول کر کافر ہوں

فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾

فَعَلَیْهِمْ	غَضَبٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾
تو ان پر	غضب (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور	ان کے لئے	بڑا عذاب (ہے)

ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا

ذٰلِكَ(1)	بِاَنَّهُمُ	اسْتَحَبُّوا	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے پسند کرلی	دنیا کی زندگی

یہ عذاب اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۷﴾

عَلَى الْاٰخِرَةِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۷﴾
آخرت پر	اور	(اس لئے) کہ	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والے لوگوں (کو)

پسند کرلیا اور اس لئے کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ

اُولٰٓىٕكَ(2)	الَّذِیْنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	وَ
یہی	وہ لوگ ہیں جو	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اور کان اور

1 ...... یعنی جو لوگ دل کھول کر کافر ہوں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب اور بڑے عذاب کی وعید کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا اور دنیا کی محبت ان کے کفر کا سبب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا جو سمجھ بوجھ کے باوجود بھی کفر پر ڈٹے رہیں۔ 2 ...... یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے، نہ وہ غور و فکر کرتے ہیں، نہ وعظ و نصیحت پر توجہ دیتے ہیں، نہ سیدھے اور ہدایت والے راستے کو دیکھتے ہیں اور یہی غفلت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اپنی عاقبت اور انجام کار کے بارے میں نہیں سوچتے۔

مہاجر مجاہدین کیلئے بخشش و رحمت کی بشارت

سَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

سَمْعِهِمْ	وَ	اَبْصَارِهِمْ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
ان کے کان	اور	ان کی آنکھوں (پر)	اور	یہ لوگ	وہی	غافل (ہیں)

آنکھوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور یہی غافل ہیں ○

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ

لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ (1)	ثُمَّ	اِنَّ
حقیقت یہ ہے	کہ وہ	آخرت میں	وہی	برباد ہونے والے (ہیں)	پھر	بیشک

حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں ○ پھر بیشک

رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا

رَبَّكَ	لِلَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	فُتِنُوْا
تمہارا رب	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ہجرت کی	(اس کے) بعد	کہ	انہیں ستایا گیا

تمہارا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تکلیفیں دیئے جانے کے بعد اپنے گھر بار چھوڑے

ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

ثُمَّ	جٰهَدُوْا	وَ	صَبَرُوْۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ
پھر	انہوں نے جہاد کیا	اور	صبر کیا	بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا

پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا

ع ١٤ / ٢٠

قیامت کے احوال کی یاد دہانی

رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾	یَوْمَ	تَاْتِیْ	كُلُّ نَفْسٍ	تُجَادِلُ	عَنْ نَّفْسِهَا (2)	وَ
مہربان (ہے)	(جس) دن	آئے گی	ہر جان	جھگڑتی ہوئی	اپنی جان کی طرف سے	اور

مہربان ہے ○ یاد کرو جس دن ہر جان اپنی طرف سے جھگڑتی ہوئی آئے گی اور

1 ...... یعنی حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں کہ ان کے لئے جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی بد نصیبی دل کی غفلت ہے۔

2 ...... یعنی قیامت کے دن ہر انسان اپنی ذات کے بارے میں جھگڑتا ہوا آئے گا، ہر ایک نَفْسِی نَفْسِی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک اپنے دنیاوی عملوں کے بارے میں عذر بیان کرے گا۔

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

تُوَفّٰى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا بدلہ) جو	اس نے عمل کیا	اور	وہ	ان پر ظلم نہ ہوگا

ہر جان کو اس کا عمل پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا	قَرْيَةً [1]	كَانَتْ	اٰمِنَةً
اور	بیان کی	اللہ (نے)	مثال	ایک بستی (کی)	وہ تھی	امن والی

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی جو امن و اطمینان والی تھی

مُّطْمَىٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

مُّطْمَىٕنَّةً	يَّاْتِيْهَا	رِزْقُهَا	رَغَدًا	مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
اطمینان والی	آتا تھا اس کے پاس	اس کا رزق	کثرت (سے)	ہر جگہ سے

ہر طرف سے اس کے پاس اس کا رزق کثرت سے آتا تھا

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

فَكَفَرَتْ	بِاَنْعُمِ اللّٰهِ	فَاَذَاقَهَا	اللّٰهُ
تو اس (کے باشندوں) نے ناشکری کی	اللہ کی نعمتوں کی	تو چکھایا اس (کے باشندوں) کو	اللہ (نے)

تو وہاں کے رہنے والے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے تو اللہ نے

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	لَقَدْ
بھوک اور خوف کے لباس (کا مزہ)	(اس کے) بدلے جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا ○ اور بیشک

ناشکری کرنے والوں کا انجام

[1] ممکن ہے کہ اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مکۂ مکرمہ کے علاوہ کوئی اور بستی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے سابقہ امتوں کی کوئی بستی مراد ہو جس کا حال اس آیت میں بیان کیا گیا ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہے۔

پاکیزہ رزق کھانے اور نعمتِ الٰہی کا شکر ادا کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور شرعی مجبور کیلئے رخصت کا بیان

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ
آیا ان کے پاس	ایک رسول	ان میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا

وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	فَكُلُوْا (1)	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	حَلٰلًا
اور	وہ	ظالم (تھے)	تو تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	حلال

اور وہ زیادتی کرنے والے تھے ○ تو اللہ کا دیا ہوا حلال پاکیزہ رزق

طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا

طَيِّبًا	وَّ	اشْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	اِنَّمَا
پاکیزہ	اور	شکر ادا کرو	اللہ کی نعمت (کا)	اگر	تم اس کی عبادت کرتے ہو	صرف

کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تم پر

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

حَرَّمَ (2)	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ
اس نے حرام کیا	تمہارے اوپر	مُردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت	اور	وہ جو

صرف مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش رکھنے والا

جس کے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا سب حرام کر دیا ہے پھر جو مجبور ہو اس حال میں کہ

1 ......جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم لوٹ، غصب اور خبیث پیشوں سے حاصل کئے ہوئے جو حرام اور خبیث مال کھایا کرتے تھے ان کی بجائے حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام انتہائی پاکیزہ دین ہے اور اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہر گندی اور خبیث چیز سے پاک فرمایا ہے اور اس دین میں مسلمانوں کو طہارت و پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات دی گئی ہیں۔

اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے کی ممانعت

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	تم نہ کہو

نہ خواہش سے کھا رہا ہو اور نہ حد سے بڑھ رہا ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور تمہاری زبانیں

لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ

لِمَا	تَصِفُ	اَلْسِنَتُكُمُ	الْكَذِبَ	هٰذَا	حَلٰلٌ	وَّ	هٰذَا	حَرَامٌ
(اس) وجہ سے کہ	بولتی ہیں	تمہاری زبانیں	جھوٹ	یہ	حلال	اور	یہ	حرام (ہے)

جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

لِّتَفْتَرُوْا[1]	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
کہ تم بہتان باندھو	اللہ پر	جھوٹ	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ

الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾

الْكَذِبَ	لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	مَتَاعٌ قَلِیْلٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾
جھوٹ	وہ کامیاب نہ ہوں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)

باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے ○ تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○

یہودیوں پر حرام کردہ چیزوں کی طرف اشارہ

وَ عَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا

وَ	عَلَى الَّذِیْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	مَا	قَصَصْنَا
اور	ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیں	(وہ چیزیں) جو	ہم نے بیان کیں

اور ہم نے صرف یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم نے پہلے

1 ...... زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے۔ یہاں اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اسے اللہ تعالیٰ پر افترا فرمایا گیا اور افترا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنا ہے۔

عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَ مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰكِنۡ

عَلَيۡكَ	مِنۡ قَبۡلُ	وَ	مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ	وَ	لٰكِنۡ
تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن

آپ کے سامنے بیان کی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا

كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾	ثُمَّ	اِنَّ	رَبَّكَ (1)	لِلَّذِيۡنَ	عَمِلُوا
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	بیشک	تمہارا رب	ان لوگوں کے لئے جو	عمل کرلیں

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں کے لئے (غفور رحیم ہے) جو

السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَ اَصۡلَحُوۡۤا

السُّوۡٓءَ	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابُوۡا	مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ	وَ	اَصۡلَحُوۡۤا
برا	نادانی سے	پھر	وہ توبہ کریں	اس کے بعد	اور	(اپنی) اصلاح کرلیں

نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں

اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ

اِنَّ	رَبَّكَ	مِنۡۢ بَعۡدِهَا	لَغَفُوۡرٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۹﴾	اِنَّ	اِبۡرٰهِيۡمَ
(تو) بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	بیشک	ابراہیم

بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک ابراہیم

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَ

كَانَ	اُمَّةً	قَانِتًا	لِّلّٰهِ	حَنِيۡفًا	وَ
تھا	ایک پیشوا، تمام اچھی خصلتوں کا جامع	فرمانبرداری کرنے والا	اللہ کی	ہر باطل سے جدا	اور

تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا، اللہ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے اور

ع ۱۵ / ۲۱

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اسلام میں داخل ہونے اور گناہگاروں کو گناہ چھوڑنے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس آیت سے مقصود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت و مغفرت کی وسعت کا بیان ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نادانی سے کفر و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھیں، پھر ان سے توبہ کرلیں اور آئندہ اپنی توبہ پر قائم رہ کر اپنے اعمال درست کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

لَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ اِجْتَبٰىهُ

لَمْ یَكُ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	شَاكِرًا	لِّاَنْعُمِهٖ	اِجْتَبٰىهُ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	شکر کرنے والا	اس کی نعمتوں، احسانوں پر	اللہ نے چن لیا اسے

وہ مشرک نہ تھے ○ اس کے احسانات پر شکر کرنے والے، اللہ نے اسے چن لیا

وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَ اٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةًؕ

وَ	هَدٰىهُ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۲۱﴾	وَ	اٰتَیْنٰهُ	فِی الدُّنْیَا	حَسَنَةً
اور	ہدایت دی اسے	سیدھے راستے کی طرف	اور	ہم نے دی اسے	دنیا میں	بھلائی

اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی

وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَؕ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اِنَّهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۲۲﴾	ثُمَّ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور قرب والے بندوں میں سے (ہوگا)	پھر	ہم نے وحی بھیجی

اور بیشک وہ آخرت میں قرب والے بندوں میں سے ہوگا ○ پھر ہم نے آپ کی طرف

اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَ

اِلَیْكَ	اَنِ	اتَّبِعْ (1)	مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ	حَنِیْفًا	وَ
تمہاری طرف	کہ	تم (بھی) پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھا)	اور

وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے اور

ہفتے کے دن کی تعظیم سے متعلق یہودیوں کے ایک گروہ کا جواب

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِیْنَ

مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۳﴾	اِنَّمَا	جُعِلَ	السَّبْتُ	عَلَى الَّذِیْنَ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	صرف	مقرر کیا گیا	ہفتہ	ان لوگوں پر جنہوں نے

وہ مشرک نہ تھے ○ ہفتہ صرف انہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے

1...... یہاں پیروی سے مراد عقائد اور اصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس پیروی کا جو حکم دیا گیا، اس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و منزلت اور رفعتِ درجات کا اظہار ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُن کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے۔

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اخْتَلَفُوْا(1)	فِيْهِ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَيَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
اختلاف کیا	اس کے بارے میں	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن کے بارے میں اختلاف کیا اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اُدْعُ(2)	اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
قیامت کے دن	جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	تم بلاؤ	اپنے رب کے راستے کی طرف

ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں اختلاف کرتے تھے ○ اپنے رب کے راستے کی طرف

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ	وَ	جَادِلْهُمْ	بِالَّتِيْ	هِيَ
حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ	اور	بحث کرو ان سے	(اس طریقے) سے جو	وہ

حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو

اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

اَحْسَنُ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ
سب سے اچھا (ہو)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	گمراہ ہوا

جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ	اِنْ	عَاقَبْتُمْ
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت پانے والوں کو	اور	اگر	تم سزا دینے لگو

گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○ اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو

تبلیغ کی دعوت کے آداب

جرم کی سزا دینے کا اصول

(1)...... یہودیوں کے نزدیک ہفتے کے دن کی تعظیم کرنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جمعہ کے دن کی تعظیم کی تو انہوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں ہفتے کے دن کی تعظیم ہے ہی نہیں بلکہ ان کی شریعت میں جمعہ کے دن کی تعظیم تھی۔ (2)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا اور اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا جو تین آداب پر مشتمل ہے۔ (1) حکمت کے ساتھ۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل ==

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ

فَعَاقِبُوْا	بِمِثْلِ	مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (1)	وَ	لَىٕنْ	صَبَرْتُمْ
تو سزا دو	(اس کی) مثل	جس کے ساتھ تمہیں تکلیف پہنچائی گئی	اور	ضرور اگر	تم نے صبر کیا

تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو

لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا

لَهُوَ	خَیْرٌ	لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اصْبِرْ	وَ	مَا
(تو) ضرور وہ	سب سے بہتر (ہے)	صبر کرنے والوں کے لئے	اور	تم صبر کرو	اور	نہیں

تو بیشک صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے ○ اور صبر کرو اور

صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ

صَبْرُكَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَیْهِمْ	وَ
تمہارا صبر کرنا	مگر	اللہ (کی توفیق) سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر (کا)	اور

تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور

لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

لَا تَكُ	فِیْ ضَیْقٍ	مِّمَّا	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ ہو	تنگی میں	(اس) سے جو	وہ سازشیں کرتے ہیں	بیشک	اللہ

ان کی سازشوں سے دل تنگ نہ ہو ○ بے شک اللہ

مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

مَعَ الَّذِیْنَ (2)	اتَّقَوْا	وَّ	الَّذِیْنَ	هُمْ	مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
ان لوگوں کے ساتھ ہے جو	ڈرتے ہیں	اور	جو لوگ	وہ	نیکی کرنے والے (ہیں)

ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو نیکیاں کرنے والے ہیں ○

= کردے۔ (2) اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اچھی نصیحت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ کسی کو کسی کام کے فوائد بتائے جائیں اور کسی کام کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، جسے ترغیب و ترہیب کہتے ہیں۔ (3) سب سے اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔

1 ...... یعنی اگر تم کسی کو سزا دینے لگو تو وہ سزا جرم کے حساب سے ہو، اُس سے زیادہ نہ ہو اور اگر تم صبر کرو اور انتقام نہ لو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ 2 ...... یعنی اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ میری مدد، میرا فضل اور میری رحمت تیرے شاملِ حال ہو تو تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو صبر کرنے اور غمزدہ نہ ہونے کی ہدایت

پرہیزگاروں اور نیک لوگوں کیلئے بشارت

ع ٢٦ / ٢٢